روزنامہ الفضل ربوہ
فون 213029
CPL 61
قائم مقام ایڈیٹر یوسف سہیل شوق
جلد 47-82 نمبر 194 | منگل 29 ربیع الثانی 1418ھ 2 تبوک 1376ہش 2 ستمبر 1997ء

غریب اور حلیم اور نیک نیت اور مخلوق کے ہمدرد بن جاؤ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔
تم مصیبت کو دیکھ کر اور بھی قدم آگے رکھو کہ یہ تمہاری ترقی کا ذریعہ ہے اور اس کی توحید زمین پر پھیلانے کے لئے اپنی تمام طاقت سے کوشش کرو اور اس کے بندوں پر رحم کرو۔ اور ان پر زبان یا ہاتھ یا کسی تدبیر سے ظلم نہ کرو اور مخلوق کی بھلائی کے لئے کوشش کرتے رہو اور کسی پر تکبر نہ کرو گو اپنا ماتحت ہو اور کسی کو گالی مت دو گو وہ گالی دیتا ہو غریب اور حلیم اور نیک نیت اور مخلوق کے ہمدرد بن جاؤ تا قبول کئے جاؤ۔

(روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 11)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

خدا کی محبت ایک ایسی شے ہے جو انسان کی سفلی زندگی کو جلا کر اسے ایک نیا اور مصفی انسان بنا دیتی ہے۔ اس وقت وہ کچھ دیکھتا ہے جو پہلے نہیں دیکھتا تھا اور وہ وہ کچھ سنتا ہے جو پہلے نہیں سنتا تھا۔ غرض خدا تعالیٰ نے جو کچھ مائدہ فضل و کرم کا انسان کے لئے تیار کیا ہے' اس کے حاصل کرنے اور اس سے فائدہ اٹھانے کے لئے استعدادیں بھی عطا کی ہیں۔ اگر وہ استعدادیں تو عطا کرتا' لیکن سامان نہ ہوتا تب بھی ایک نقص تھا۔ یا اگر سامان تو ہوتا' لیکن استعدادیں نہ ہوتیں' تو کیا فائدہ تھا؟ مگر نہیں' یہ بات نہیں ہے۔ اس نے استعداد بھی دی اور سامان بھی مہیا کیا۔ جس طرح پر ایک طرف روٹی کا سامان پیدا کیا' تو دوسری طرف آنکھ' زبان' دانت اور معدہ دے دیا اور جگر اور امعاء کو کام میں لگا دیا اور ان تمام کاموں کا مدار غذا پر رکھ دیا۔ اگر پیٹ کے اندر ہی کچھ نہ جائے گا' تو دل میں خون کہاں سے آئے گا۔ کیلوس کہاں سے بنے گا۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 234)

دعوت الی اللہ تربیت کا بہترین نسخہ ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

آپ اپنے تجربے سے جانتے ہیں اور یقین پر قائم ہیں کہ جب آپ دوسرے کو نصیحت کرتے ہیں تو آپ در حقیقت اپنے آپ کو بھی نصیحت کر رہے ہوتے ہیں۔ پس اس ترکیب کو نئے آنے والوں پر استعمال کریں ان کو توجہ دلائیں کہ ہمیں اور اپنے جیسے احمدی لا کر دو۔ ایک آئے ہو تم دس لے کر آؤ۔ ان کو (دعوت الی اللہ) میں جھونک دیں۔ جوں جوں وہ (دعوت الی اللہ) کریں گے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کا ایمان ہی ترقی نہیں کرے گا ان کا علم بھی ترقی کرے گا اور تزکیہ نفس ہوتا چلا جائے گا۔ ان کو غیر آپ کی طرف دھکیلیں گے بجائے اس کے کہ مرکز سے ان کا سفر باہر کی طرف ہو' باہر سے مرکزیت کی طرف سفر شروع ہو جائے گا کیونکہ (داعی الی اللہ) کو مخالفتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اور مخالفت باہر سے دھکیل کر اندر کی طرف لے کے جاتی ہے۔

پس وہ آپ سے زیادہ گہرا تعلق رکھنے پر مجبور ہوں گے۔ بار بار آپ کے پاس آئیں گے آپ سے مسائل کا حل پوچھیں گے اور اپنی تکلیفوں کا ذکر کریں گے اور اس پر جو صبر کی طاقت نصیب ہوئی ہے وہ ان کے اندر ایک نئی طاقت عطا کرے گی کیونکہ صبر سے انسان کو بڑی طاقت نصیب ہوتی ہے۔ پس ایک طریق یہ ہے کہ ہر نئے آنے والے احمدی کو پیار سے اپنے ساتھ چمٹا کر پھر بھیجیں کہ جاؤ (دعوت الی اللہ) کرو۔ یہ اس سے ملتا جلتا مضمون ہے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اس سوال کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے سمجھایا کہ (......) اے میرے اللہ مجھے دکھا تو سہی کہ تو مردے کیسے زندہ کرتا ہے مراد یہ تھی کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو یہ فرمایا گیا تھا کہ تو نے ساری دنیا کو زندگی عطا کرنی ہے اور یہ پیشگوئی اس بات میں شامل تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جنہوں نے سب دنیا کو زندہ کرنا ہے آپ کی نسل میں آپ کی دعاؤں سے پیدا ہوں گے۔ اپنے ماحول میں' اپنے گردوپیش میں ہر جگہ آپ کو موت دکھائی دے رہی تھی۔ عرض کیا اے خدا! ایمان تو میں لایا ہوں تو ضرور ایسا کرے گا لیکن دکھائی نہیں دے رہا۔ کچھ میری طمانیت کا بھی تو انتظام کر۔ مجھے بھی تو اطمینان نصیب ہو کہ ہاں اس طرح ہو گا اور ایسے ہوا کرتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ کہ چار پرندے پکڑو (......) ان کو اپنے ساتھ مائل کر لو۔ اپنے قریب لے آؤ۔ اپنے ساتھ مانوس کر دو۔ یہاں تک کہ تمہارا پیار ان کے دل میں پیدا ہو جائے۔ پھر ان کو چار سمتوں میں مختلف پہاڑیوں پر چھوڑ دو۔ پھر ان کو آواز دو' دیکھو کس طرح لپکتے ہوئے' اڑتے ہوئے تمہاری طرف آتے ہیں۔

تو سعید روحوں کو بلانے کے لئے یہی ڈھنگ ہے کہ پہلے آپ ان کو سینے سے لگائیں اور پھر ان کو (دعوت الی اللہ) پر مامور کر دیں۔ جتنا

باقی صفحہ 7 پر

خصوصی درخواست دعا

○ محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں۔
خاکسار مکرم ملک منور احمد صاحب جاوید نائب ناظر ضیافت کے بارہ میں خصوصی دعا کی تحریر کر رہا ہے۔ مکرم ملک صاحب کے دل کے پانچ بائی پاس ہوئے ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیاب ہو گئے ہیں۔ لیکن اپریشن کے بعد سے کمزوری بہت ہو گئی ہے۔ اور ڈاکٹر صاحبان نے مکرم ملک صاحب کو ابھی مزید آرام کا مشورہ دیا ہے۔ احباب کی خدمت میں مکرم ملک صاحب کی مکمل صحت یابی کے لئے خصوصی درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ اپریشن کے بعد کی ممکنہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے اور مکمل صحت عطا فرمائے۔

درخواست دعا

○ مکرم عبد القدیر خان صاحب سیکرٹری مال فیکٹری ایریا شاہدرہ سروسز ہسپتال لاہور میں بعارضہ قلب داخل ہیں اور چند دنوں تک ان کے دل کا بائی پاس اپریشن متوقع ہے۔ احباب سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ اور درازی عمر کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم ناصر احمد صاحب بھلی مربی سلسلہ کے ماموں چوہدری منور احمد وڑائچ صاحب آف خانوالی ضلع گجرات سانس کی تکلیف اور معدہ میں زخموں کی وجہ سے سخت بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی کامل شفایابی اور صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

حالات زندگی

○ محترم گیانی واحد حسین صاحب کے صاحبزادے مکرم ڈاکٹر محی الدین صاحب محترم گیانی صاحب کے حالات زندگی اور سیرۃ پر ایک کتاب مرتب کر رہے ہیں۔ جن احباب کو اس سلسلے میں کسی قسم کی معلومات ہوں وہ براہ کرم درج ذیل پتہ پر بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ محترم گیانی صاحب کے واقعات کے علاوہ تصاویر فراہم کرنے کی بھی درخواست ہے جو بعد استعمال بحفاظت واپس کر دی جائیں گی۔ رابطہ کا پتہ درج ذیل ہے۔
ڈاکٹر پروفیسر محمد شریف خان
15/6 دار الصدر شمالی ربوہ

تمہاری خلق اللہ سے ایسی نیکی ہو کہ اس میں تصنّع اور بناوٹ ہرگز نہ ہو

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ
قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

2 تبوک 1376 ھش   2 ستمبر 1997ء

مغربی طرزِ فکر کی موت

برطانوی شہزادی ڈیانا کی حادثے میں موت نے ساری دنیا کو سوگوار کر کے رکھ دیا ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ شہزادی جب فرانس کے ایک ہوٹل سے رات کا کھانا کھا کر نکلیں تو فوٹو گرافروں کی ایک فوج ان کے پیچھے لگ گئی۔ یہ لوگ موٹر سائیکلوں پر شہزادی کا تعاقب کر رہے تھے۔ شہزادی کی کار کے ڈرائیور نے ان صحافی فوٹو گرافروں کے تعاقب سے بچنے کے لئے گاڑی کی رفتار تیز کر دی اور جب گاڑی کی رفتار 140 سے 160 کلو میٹر فی گھنٹہ تھی تو ان کی کار ایک زیر زمین راستے کے ایک ستون سے ٹکرا گئی جس سے شہزادی کی کار کا ڈرائیور اور ان کا ایک ساتھی ہلاک ہو گئے۔

شہزادی کی عمر 36 سال تھی اور وہ عالمی ذرائع ابلاغ کی پسندیدہ شخصیت تھیں۔ ہر ملک کے صحافی اور فوٹو گرافر ہر وقت ان کے پیچھے لگے رہتے تھے تاکہ ان کے بارے میں کوئی خبر یا تصویر شائع کر کے وہ پیسے کما سکیں۔ یہی حال فرانس میں ہوا اور یہ صحافی، فوٹو گرافر شہزادی کی موت کا سبب بن گئے۔

مغربی ملکوں کو اپنی جن پالیسیوں پر بہت ناز ہے ان میں سے ایک لامحدود آزادی کا نظریہ ہے۔ مغربی طرز فکر نے گمراہی کے جو ہولناک ذرائع اختیار کر رکھے ہیں ان میں سے ایک اہم اور نمایاں ترین ذریعہ لامحدود آزادی کا نظریہ ہے۔ یہ نظریہ اس حد تک بڑھا ہوا ہے کہ کسی شخص کی انفرادی اور پرائیویٹ زندگی بھی اس سے محفوظ نہیں۔ خصوصاً وہ لوگ جو کسی اعتبار سے شہرت حاصل کر لیتے ہیں اور عوام کو ان کے بارے میں دلچسپی پیدا ہو جاتی ہے ان کی زندگی کے ایک ایک واقعہ اور ایک لمحے کی کھوج لگانا یہ صحافی اور فوٹو گرافر اپنا ایسا حق سمجھتے ہیں جس کو مغربی طرز فکر قطعاً نہیں روکتا۔ اس لامحدود آزادی کے نظریہ نے مغربی معاشرے کو سنسنی خیزی اور سیکس کے نظریات سے آلودہ معاشرہ بنا کر رکھ دیا ہے۔ سینکڑوں نہیں ہزاروں لاکھوں افراد کی زندگیاں ان صحافیوں اور فوٹو گرافروں نے جہنم بنا کر رکھ دی ہیں۔ مغربی ملکوں میں جرائم کی ہولناک شرح بھی اسی لامحدود اور بے قید مادر پدر آزادی کا نتیجہ ہے۔ لیکن جب بھی اس بات پر کوئی پابندی لگانے کی بات ہوتی ہے مغرب کے نام نہاد دانشور اسے انسانی آزادی پر پابندی قرار دے کر مسترد کر دیتے ہیں۔

دین حق نے اس بارے میں نہایت معتدل انسانی زندگی کو محفوظ رکھنے کی تعلیم دے رکھی ہے۔ بچوں کو بھی ہدایت ہے کہ وہ مخصوص اوقات میں والدین کے کمرے میں بھی بلا اجازت داخل نہ ہوں۔ جب اپنے بچوں کو اپنے ہی والدین کی ذاتی زندگی میں مداخلت سے روکا گیا ہے تو اس سے صاف پتہ چل جاتا ہے کہ دین حق کے نزدیک انسان کی پرائیویٹ زندگی کی کس طرح حفاظت کی گئی ہے۔

پھر دین حق نے یہ بھی زور دیا ہے کہ اشاعت فحش اور اشاعت جرم سے پرہیز کیا جائے۔ کیونکہ جب ایسی باتیں عام ہو جائیں اور گلی محلوں میں عام لوگوں کی گفتگو کا حصہ بن جائیں تو ایسے جرائم کی سنگینی کم ہو جاتی ہے۔ عام آدمی کے ذہن میں یہ باتیں آنے لگتی ہیں کہ فلاں جرم تو عام ہے اتنے زیادہ لوگ پہلے بھی یہ جرم کر چکے ہیں۔ ہم بھی کر کے دیکھ لیں۔ چونکہ ایسے مواقع پر انسانی ذہن شیطان کا جلدی سے آلہ کار بن جاتا ہے اس لئے جرائم بڑھنے لگتے ہیں اور آج مغربی دنیا جرائم کی جس شرح سے پریشان ہے وہ انہی نظریات کا نتیجہ ہے۔ امریکہ میں جو مسئلہ ملکی سطح پر دو تین اہم ترین مسئلوں میں شامل ہے وہ جرائم میں ہولناک اضافہ ہے۔

جرائم پر قابو پانے کے لئے بلکہ جرائم کو ہونے سے روکنے کے لئے دین حق نے خوف خدا پر زور دیا ہے۔ مغرب کا معاشرہ عملاً ایک لادین اور دہریہ معاشرہ ہے جہاں پر خدا کا حقیقی تصور ہی موجود نہیں۔ خدا کا خوف کہاں سے آئے گا۔ اس کی وجہ سے ایسے صحافتی جرائم اور فوٹو گرافروں کی کارروائیوں پر کوئی قدغن نہیں ہے۔ لہٰذا دن رات یہ جرائم بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔

دین حق نے جرائم کی جو فہرست بنائی ہے اس میں اشاعت جرائم اور اشاعت فحش کو بہت اہمیت دی گئی ہے۔ زنا کے معاملے میں چار گواہوں کی موجودگی یہی بتا رہی ہے کہ ایسا جرم جب عام ہو جائے کہ چار گواہ میسر آجائیں تب ایسے جرم کی سخت سزا مقرر کی گئی ہے۔ جب تک یہ جرم اشاعت جرم کے دائرے میں داخل نہ ہو اس کی سخت سزا نہیں دی جاتی۔

مغربی طرز فکر میں سخت سزاؤں کی بھی ممانعت کی جاتی ہے اور مغربی سوچ رکھنے والے اسے انسانیت کی توہین قرار دیتے ہیں۔ لیکن جب ایسے واقعات ہوتے ہیں جب انسانیت تلملا اٹھتی ہے تو ایسے واقعات کو روکنے کے لئے کوئی حقیقی تدبیر نہیں کی جاتی۔

آج کے دور میں مغرب کا معاشرہ اور مشرقی ممالک میں سے جو مغربیت سے متاثر ہوں وہ تو ایسی ہولناک سطح پر پہنچ چکے ہیں کہ سخت سزائیں بھی جرائم کو کم نہیں کر سکتیں۔ اس لئے اس پوائنٹ آف نو ریٹرن پر آ کر سخت سزائیں دینا بھی فائدہ مند نہ ہو گا۔ دین حق پر مبنی معاشرہ تو خوف خدا پر مبنی معاشرہ ہے جو ایسی سزاؤں سے صورت حال کو قابو سے باہر ہی نہیں ہونے دیتا۔

برطانوی شہزادی کی حادثاتی موت دراصل مغرب کے لامحدود آزادی کے طرز فکر کی موت ہے۔ یہ مغربی صحافتی آزادی اور فوٹو گرافروں کی آزادی کی موت ہے۔ یہ اللہ کے بنائے ہوئے قوانین سے بغاوت کا نتیجہ ہے۔ کاش اہل مغرب اس خدا کی طرف لوٹ آئیں جس کے احکام پر چل کر دنیا کو ہولناک دکھوں سے پاک کیا جا سکتا ہے۔ آمین

جو خدا سے وفا نہیں کرتا
بے حیا ہے، حیا نہیں کرتا
خود بھی رہتا ہے فیض سے محروم
اور کسی کا بھلا نہیں کرتا
دوسروں پر نظر نہیں ہوتی
اپنی خاطر وہ کیا نہیں کرتا

ابو الاقبال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بشکریہ "راوی" مجلہ گورنمنٹ کالج لاہور

گورنمنٹ کالج لاہور کے 125 سالہ جشن کے موقع پر

پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام کی تحریر

مجھے یہ جان کر بہت خوشی ہوئی کہ گورنمنٹ کالج لاہور اپنی سوا سو سالہ زندگی کے موڑ پر ایک جشن منا رہا ہے اور اس پر مسرت موقعہ پر "راوی" اپنا خصوصی شمارہ شائع کر رہا ہے۔ دوسرے اولڈ راوین کی طرح کچھ تو یادرفتہ کے طور پر اور کچھ گزارشات موجودہ مسائل کے ضمن میں عرض کرنا چاہتا ہوں۔ یادماضی کی باتیں زیادہ تر چالیس، پچاس سال پرانی ہیں۔ وطن عزیز کا حال اچھا نہیں ہے جو ہماری ہی کوتاہیوں کا نتیجہ ہے۔ یہ حال بہتر کیا جا سکتا ہے اور زیادہ تر گزارشات کچھ اسی سلسلہ میں ہیں۔

میرا آبائی گھر "جھنگ" میں ہے اور گورنمنٹ کالج لاہور میں آنے سے پہلے میں جھنگ کالج کا طالب علم تھا۔ 1938ء میں 12 سال کی عمر میں جھنگ کالج کا طالب علم بنا۔ اس زمانہ میں یہ کالج ایک انٹرمیڈیٹ کالج تھا۔ تعلیمی کیریئر کی بنیاد اس کالج میں پڑی۔ میں سمجھتا ہوں کہ میری بعد کی حقیر کامیابیاں جھنگ کالج اور گورنمنٹ کالج لاہور کی تعلیم اور ان کالجوں کے استادوں کی شفقتوں کی مرہون منت ہیں۔ 1942ء میں میں نے گورنمنٹ کالج لاہور میں انٹر گریجوایٹ کی حیثیت سے داخلہ لیا۔ چار سال تک گورنمنٹ کالج کا طالب علم رہا اور 1946ء میں ریاضی میں ایم۔اے کی ڈگری لینے کے بعد کالج کو الوداع کہا۔

اس چار سال کے عرصہ کی باتیں بھلائی نہیں جا سکتیں اور اب بھی یاد ہیں وہ اس کے استادوں، دوستوں اور ساتھیوں کی ہیں جو کہ مسلمان بھی تھے، ہندو بھی اور سکھ بھی۔ بہترین تعلیم کا معیار بھی ابھی تک یاد ہے۔ انگریزی کے استاد پروفیسر ایش کمار تھے۔ وہ اب 80 سال کے ہیں، زندہ ہیں اور ہندوستان میں چندی گڑھ میں رہتے ہیں۔ پروفیسر کمار موقع موقع پر اقبال کے شعر سنایا کرتے تھے۔ اس شعر کا ورد کچھ زیادہ ہی کرتے تھے۔

طلبے نہایت آں کہ نہایتے نہ دارد
بہ نگاہ ناشکیبے بہ دل امیدوارے

یہ شعر بھی بہت سناتے تھے۔

ز شرر ستارہ جویم زستارہ آفتابے
سر منزلے ندارم کہ بمیرم از قرارے

1981ء میں گورونانک یونیورسٹی میں جب ان سے ملا اور پوچھا کہ اقبال کا کیا حال ہے تو کہنے لگے اب میں غالب پر آ گیا ہوں۔ وہ غالب کو دنیا کا سب سے بڑا شاعر مانتے ہیں۔ انہوں نے انگریزی میں غالب پر ایک مستند کتاب بھی لکھی ہے۔

انگریزی کے ایک اور استاد پروفیسر عبداللطیف جن کا انتقال ہو چکا ہے۔ آنرز میں انگریزی پروفیسر سراج الدین پڑھایا کرتے تھے جو بعد میں پرنسپل بھی بنے۔ ریاضی ڈاکٹر ایس۔ ایم چاولہ پڑھاتے۔ وہ اب شاید "کنساس یونیورسٹی، امریکہ" سے وابستہ ہیں۔ مرحوم پروفیسر عبدالحمید بھی ریاضی کے استاد تھے اور کئی دوسرے بھی۔

گورنمنٹ کالج کے قیام کے دوران مجھے کئی طرح سے خدمت کا شرف حاصل ہوا۔ مثلاً مجھے 1945ء میں کالج یونین کا صدر ہونے کا اعزاز حاصل ہوا۔ میں نیو ہاسٹل کمیٹی کا صدر تھا۔ ایک خوشی قسمتی یہ بھی تھی کہ میں راوی کے اردو اور انگریزی دونوں حصوں کا ایڈیٹر بھی تھا۔ اس طرح کالج میں قیام کے دوران بھرپور زندگی گزاری۔ ایک بات کا ضرور افسوس ہوتا ہے کہ میں پروفیسر صوفی تبسم کی کلاس سے فائدہ نہ اٹھا سکا۔ وہ فارسی پڑھاتے تھے اور اس زمانہ میں Extra Lectures کو Attend کرنے کی روایت نہ تھی اور میں نے فارسی بطور مضمون نہیں رکھا تھا۔ گورنمنٹ کالج کو (کیمبرج کی طرح) یہ روایت قائم کرنی چاہئے کہ چاہے کوئی ایک مضمون نہ بھی لیا ہو اور اس میں امتحان میں نہ بیٹھ رہا ہو تب بھی اسے اپنے پسندیدہ پروفیسر کے لیکچر میں بیٹھنے کی اجازت ہونی چاہئے۔

گورنمنٹ کالج لاہور میں طالب علمی کے بعد 1951ء میں دوبارہ وابستگی ایک استاد کی حیثیت سے بھی رہی اور 1954ء تک میں ریاضی پڑھاتا رہا۔ مگر یہ وابستگی دیرپا نہ تھی۔ مجھے پاکستان اور کالج دونوں ہی چھوڑنا پڑے۔ فزکس میں اعلیٰ تحقیق کی نہ تو کالج میں کوئی فضا تھی اور نہ ملک میں۔ راستے دو ہی تھے اور ان میں سے مجھے ایک کو چھوڑنا تھا۔ ایک یہ تھا کہ لاہور میں پڑھاتا رہوں اور اعلیٰ سائنسی تحقیق کو خیرباد کہہ دوں یا پھر کیمبرج واپس چلا جاؤں اور تحقیقی کام کو جاری رکھوں۔ اس صورت میں کالج، لاہور اور پاکستان کو چھوڑنا لازمی تھا۔ بادل نخواستہ دوسرا راستہ اختیار کر لیا اور یوں کالج سے رشتہ ٹوٹ گیا لیکن اب میں پھر واپس اپنے تعلیمی زمانہ کی طرف آتا ہوں۔

میں گورنمنٹ کالج لاہور سے ایم۔اے کرنے کے بعد 1946ء میں کیمبرج پہنچا۔ کیمبرج کے کلاس روم میں طالب علم اس انداز میں بیٹھتے ہیں جس طرح عبادت سے پہلے عبادت گزار بیت میں آ کر بیٹھتے ہیں لیکچرار کے آنے سے پیشتر ایک سناٹا ہوتا ہے۔ لیکچر کے درمیان میں انگریز طالب علم چار چار قسم کی سیاہیوں والا قلم اور صحیح لکیریں ڈالنے کے لئے رولر استعمال کر رہا ہو گا۔ اس کی نوٹ لینے والی کاپیاں ایسی احتیاط سے لکھی ہوں گی جیسے پروفیشنل خوش نویس لکھ رہا ہو۔ میرے ساتھ والے طالب علم براہ راست سکولوں سے آئے تھے، عمر میں مجھ سے کم تھے لیکن ان کی خود اعتمادیوں اور امنگوں کا وہ عالم تھا جسے تحصیل کرنے کے لئے مجھے کم از کم دو سال درکار ہوئے۔ وہ ایسے ماحول سے آئے تھے جس میں ان سکولوں کا ہر استاد اچھے پڑھنے والے بچوں کو یہ سمجھا کر کیمبرج روانہ کرتا ہے کہ عزیز تم اس قوم کے فرزند ہو جس میں نیوٹن پیدا ہوا تھا۔ سائنس اور ریاضی کا علم تمہاری میراث ہے اگر تم چاہو تو تم بھی نیوٹن بن سکتے ہو۔

کیمبرج میں ڈسپلن کا انداز بھی میرے لئے نیا تھا۔ کیمبرج میں بی۔اے کا امتحان آپ زندگی میں صرف ایک بار دے سکتے ہیں۔ آپ خدانخواستہ فیل ہو جائیں تو پھر دوسری بار امتحان دینا ممکن نہیں۔ ہاسٹل کے ڈسپلن کا یہ عالم تھا کہ دس بجے رات تک آپ بلااجازت کالج سے باہر رہ سکتے ہیں۔ دس سے بارہ بجے تک ایک پینی جرمانہ۔ لیکن اگر بارہ بجے کے بعد آئے تو سات دن کی Gating ہو گی اور اگر سال کے دوران تین بار ایسا ہوا تو آپ کو کیمبرج سے نکال دیا جائے گا۔ کیمبرج میں ہر طالب علم Adult تصور کیا جاتا ہے اپنے سب کاموں میں مکمل ذمہ دار گنا جاتا ہے۔ اس سے بے جا تعرض نہیں ہوتا لیکن اس کے ساتھ سزائیں بھی وحشیانہ تھیں، جنہیں وہ طالب علم مردانہ وار قبول کرتے تھے۔ کیمبرج میں یہ سختیاں 1968ء کے بعد سے ہٹ گئیں۔ کیمبرج کا طالب علم ہاتھ سے کام کرنے کا عادی ہوتا ہے۔ مجھے یاد ہے کہ پہلے دن جب میں سینٹ جان کالج پہنچا، میرا تین سیر کا بکس ریلوے اسٹیشن سے تو ٹیکسی پر چلا آیا لیکن جب کالج پہنچ کر میں نے پورٹر کو بلایا اور کہا کہ یہ میرا بکس ہے تو اس نے کہا ٹھیک ہے وہ وہیل بیرو Wheel Barrow ہے آپ اسے اٹھائیے اور باقیوں کے ساتھ اسے اپنے کمرے میں لے جائیے۔ میں ان پرانے قصوں کی بازخوانی محض ذاتی حظ لینے کے لئے نہیں کر رہا، میں تعلیم اور علم نوازی کے موضوع پر چند گزارشات کرنا چاہتا ہوں اور اس سلسلہ میں یہ داستانیں میرے مضمون کا حصہ ہیں ہماری تعلیمی اور اقتصادی ترقی کا آپس میں گہرا تعلق ہے۔ تعلیمی پسماندگی اور خصوصیت سے غلط اور ناقص تعلیم ساری قوم کا مسئلہ ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ پاکستان اس وقت جس بحران سے گزر رہا ہے اس کی بہت بڑی وجہ یہ ہے کہ قوم نے اپنے تعلیمی نظام کی طرف توجہ نہیں دی۔

تعلیمی نظام کا اولین کام شخصی کردار کو ڈھالنا تصور کیا جاتا ہے۔ کردار کی جو بنیاد کالج میں بنتی ہے وہ زندگی بھر شاید ہی بدل سکتی ہے۔ لیکن اس تحریر میں میں شخصی کردار کے بارہ میں عرض نہیں کروں گا۔ میرا رخ ہمارے تعلیمی نظام کے قومی پہلوؤں کی طرف ہے۔ پاکستان کی چالیس سالہ تاریخ میں سب سے اہم مسئلہ قومیت کا مسئلہ رہا ہے۔ پاکستان کا قیام ایک معجزہ تھا۔ دو سو سال کی غلامی کے بعد پروردگار نے ہمیں ایک خطہ عطا فرمایا جسے ہم جیسے چاہتے بنا سکتے تھے۔ لیکن اس طویل عرصہ میں اپنے اندر احساس یگانگت، احساس اخوت اور احساس قومیت پیدا نہ کر سکے۔ چنانچہ اس پاک ذات نے ہمیں نااہل سمجھ کر اپنی وہ نعمت اور امانت اپنی پہلی صورت میں ہم سے واپس لی۔

قیام پاکستان کے بعد ہمارے تعلیمی نظام کا اولین فرض یہ ہونا چاہئے تھا کہ ہماری یگانگت اور قومیت کے احساس کو پختگی دیتا۔ یگانگت اور قومیت کا تصور مختلف زمانوں میں بدلتا چلا آیا ہے۔ آج کے تصور کے لحاظ سے دنیا کے کئی ملکوں اور قوموں کی مثالیں ملتی ہیں جن کا استحکام محض ان کے تعلیمی نظام کا مرہون منت ہے۔ مثال کے طور پر امریکہ کا حال لیجئے۔ امریکہ کے یونائٹڈ سٹیٹس میں انگریز، آئرش، جرمن، اٹالین، سویڈش فرانسیسی سب قبیلوں کے لوگ بستے ہیں میں ان لوگوں کو قبیلوں کا نام دے رہا ہوں۔ یہی وہ لوگ ہیں جو یورپ میں اپنی علیحدہ قومیت کے لئے دو عظیم جنگوں میں جانیں دے چکے ہیں۔ ان کی زبانیں امریکہ آنے سے پہلے مختلف تھیں، مذہب مختلف تھے اور اب بھی مختلف ہیں۔ لیکن امریکہ کے تعلیمی نظام نے جیسے ایک Crucible میں پگھلا کر ان قبیلوں کو ایک واحد قومیت میں منسلک کر دیا ہے۔ سکولوں میں ہر بچے کو امریکی دستور حفظ کرایا جاتا ہے۔ امریکی ہیرو اس کے زبان زد ہوتے ہیں۔ دن رات وہ امریکی ترانے سنتا ہے۔ ادیب، شاعر، افسانہ نویس اس طرز سے لکھتے ہیں کہ امریکہ کے ہر ہر خطہ سے محبت اس کے شہری کے خمیر میں رچ جائے۔ امریکہ کے شہری کو نہ صرف اپنے شہر سے محبت کا درس دیا جاتا ہے بلکہ وہ اپنے آپ کو امریکہ کے ہزاروں شہروں کا شہری سمجھتا ہے۔ دور افتادہ یورپ کی گلیوں سے جہاں سے وہ یا اس کے آباؤ اجداد آتے تھے، اسے مناسبت نہیں رہتی۔ اسے اپنے اس خطے سے مناسبت ہوتی ہے جس سے اس کا کھانا، اس کا پینا، اس کا روزگار اور اس کا ہر وسیلہ متعلق ہے۔ وہ اس خطے کو بڑھانے اور چمکانے کے لئے کوشاں رہتا ہے۔ اور یہ سب سکولوں، کالجوں، اخبارات، رسائل اور ٹیلی ویژن کے ذریعہ ہوتا ہے۔

اس وقت پاکستان چار صوبوں پر مشتمل ہے۔
۔ رسول اللہ ﷺ پر جانیں دینے والے ہیں۔ زبان کے لحاظ سے، تاریخ کے لحاظ سے کلچر کے لحاظ سے مغربی پاکستان دنیا کے Homogeneous ترین خطوں میں سے ہے۔ یقین مانئے سکاٹ لینڈ، ویلز اور انگلینڈ میں زیادہ دوریاں ہیں۔ پنجاب، سندھ، بلوچستان اور سرحد نسبتاً ایک دوسرے سے زیادہ قریب ہیں۔ امریکہ کی طرح ہمارا نظام تعلیم، ہمارا تعلیمی نصاب اس خطہ زمین سے ہماری محبتوں کو اجاگر کر سکتا ہے۔ میں ایک ذاتی خواہش کا اظہار کرنا چاہتا ہوں۔ میں چاہوں گا کہ پاکستان میں ایک نئی اردو پیدا ہو جو پرانی اردو، سندھی، بلوچی، پشتو، انگریزی، پنجابی اور جھنگ کی منفرد بولی کا امتزاج

ایک اچھی بات

جب کسی پر مصیبت آئے تو وہ دعا کرے اے میرے اللہ! میں تیرے حضور اپنی مصیبت کو پیش کرتا ہوں۔ مجھے اس کا بہتر اجر دے اور اس کے بدلہ میں خیر و برکت مجھے عطا کر۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہو۔ جو یگانگت اور قومیت کا احساس بڑھائے۔ ضرورت ہے کہ ہمارا تعلیمی نظام یگانگت کے احساس کو consciously اجاگر کرے۔ مجھے کئی برس پہلے بہت خوشی ہوئی جب کراچی کے شہر میں جناب ذوالفقار علی بھٹو کی موجودگی میں ضیاء محی الدین نے ہیر رانجھا کو سٹیج کیا اور حضرت انشاء کے لفظوں میں۔ ۔

سنایا رات کو قصہ جو ہیر رانجھے کا
تو اہل درد کو پنجابیوں نے لوٹ لیا

میری دوسری گزارش ٹیکنیکل اور سائنس کی تعلیم کے بارے میں ہے۔ پاکستان اقتصادی طور پر پسماندہ ہے۔ ایک امریکن ہماری نسبت پچاس گنا زیادہ کماتا ہے۔ انگلستان کے ایک فرد کی اوسط آمدنی ہم سے بیس گنا زیادہ ہے۔ ایران کی آٹھ گنا زیادہ' ترکی کی آٹھ گنا زیادہ' عراق' الجیریا' شام اور مصر کی فی کس آمدنی چھ گنا زیادہ ہے۔ ہم قومی طور پر اس قدر کیوں غریب ہیں؟ مان لیا کہ ہماری بہت سی قومی دولت انگلستان والوں نے دہلی' پنجاب اور سندھ پر سو سالہ حکومت کے زمانے میں لوٹ لی۔ مان لیا کہ امریکہ خوش قسمت ہے۔ امریکہ والوں کو قدرتی اور معدنی وسائل سے بھرپور ایک خالی خطہ زمین مل گیا لیکن پوچھنے والا ہم سے سوال کر سکتا ہے کہ ہم انگریز کے غلام کیسے بنے۔ اگر انگریز فن جہاز رانی سے واقف تھا اور ہم نہیں تھے تو یہ فن اسے کس نے سکھایا۔ اگر کلایو کی Flint Locks رائفلوں' بندوقوں اور توپوں کی ساخت اتنی اعلیٰ تھی کہ سراج الدولہ کی فتیلہ سوز (Matchlocks) اس کا مقابلہ کرنے سے قاصر تھیں تو بندوق سازی کا یہ فن کس نے انگریز کو ودیعت کیا۔ یہ فن اس قوم نے خود ایجاد نہیں کیا۔ کیا یہ فن ایجاد کرنے کے بعد تعلیم کے ذریعہ سے انگریز نے خود ہی اسے اپنی قوم میں فروغ نہیں دیا۔

پانی پت کے میدان میں بابر کی فتح بابر کے رومی توپ خانہ کی مرہون منت تھی۔ رومی ترک تو اس فن میں 1526ء کے بعد بھی مزید تحقیق کرتے رہے لیکن بدقسمتی سے بابر کی اولاد کو توفیق نہ ہوئی کہ وہ توپ سازی کے فن میں ترقی کے لئے باقاعدہ تجربہ گاہ بنا لیتے۔ آپ قسطنطنیہ تشریف لے جائیں۔ رومی ترک کا مسجد کا تصور اپنے زمانے میں یہ تھا کہ ہر شاہی جامعہ کے ایک طرف ہسپتال بنے گا دوسری طرف مدرسہ' یہ مدرسہ صرف دینی درسگاہ ہی نہیں ہو گا اس میں توپ سازی کے تجربے بھی ہوں گے۔ بدقسمتی سے جو ترک پاکستان اور ہندوستان آئے' علم سے ان کی رغبت نسبتاً کم تھی۔ وہ اپنی یادگاریں' مزار اور مقبرے مثلاً تاج محل وغیرہ چھوڑ گئے' مدرسے اور تجربہ گاہیں نہیں۔

اگر خدا کی ذات نے امریکیوں پر رزق کھولا اور ایک نئے براعظم سے نوازا تو کیا یہ ان کے عزم کا بدلہ نہ تھا جس نے انہیں بے کار سمندروں میں نئے Continents کی دریافت میں طوفانوں سے لڑوایا۔ اگر آج جاپان نے اپنی انڈسٹری کی دھاک ساری دنیا میں بٹھا دی ہے۔ تو اس میں جاپانی نظام کا کتنا حصہ ہے۔ خدا کے فرشتے جاپانیوں کو ٹیکنالوجی کی تعلیم دینے کے لئے نازل نہیں ہوئے۔ ایک زمانہ تھا کہ جاپان کا مال دنیا کی منڈیوں میں ناکارہ شمار کیا جاتا تھا اب ٹیکنیکل لحاظ سے سب سے زیادہ اسی کی ساکھ ہے۔ British Leyland نے Morris کار تیار کی۔ جاپان والوں نے وہی کاریں بنائی ہیں۔ 1000 سی۔ سی کے بجائے جاپان 600 سی۔ سی کے آدھے سائز کے انجن سے وہی پاور Develop کرتا ہے۔ یہ کس طرح ہوتا ہے؟ ہونڈا والے سو انجینئر جمع کرتے ہیں۔ اسی قسم کے انجینئر جو مغل پورہ سے ڈگریاں لے کر نکلتے ہیں۔ انہیں ایک سال کا وقفہ ملتا ہے۔ اس دوران فرمائش ہے کہ وہ یہ نیا انجن Develop کریں گے' اپنی صلاحیتیں استعمال کریں گے۔ ان کی زندگی اور موت یہی ہے۔ چالیس سال ہوئے امریکہ کے پروفیسر Townes نے ٹرانسسٹر ایجاد کیا۔ انہیں اس ایجاد پر نوبل پرائز ملا۔ ان کا Patent توڑنے کے لئے ٹوکیو کی یونیورسٹی میں کوششیں شروع ہوئیں اور اس قدر کامیاب ہوئیں کہ اس وقت سے الیکٹرونکس میں جاپانی بادشاہ ہیں۔ نہ صرف انہوں نے وہ ایجاد دوبارہ دریافت کی بلکہ انہوں نے اس کا نسخہ رسالہ عام میں بھی شائع کر دیا۔ تاکہ جو چاہے پاکستانی ہو' عرب ہو' ایرانی ہو ٹرانسسٹر ٹیکنالوجی کو Develop کر سکے۔

یہ علم کے رستم جاپانی کون ہیں۔ آپ یقین کریں گے کہ یہ وہی لوگ ہیں جو انیسویں صدی کے اوائل میں گھوڑوں کی نعل بندی کے فن سے ناآشنا تھے۔ ایڈمرل پیری امریکن ایڈمرل جب پچھلی صدی میں اپنے جنگی جہاز جاپان لے کر آئے اور جاپانیوں نے انہیں روکنا چاہا تو جہاز کی توپوں کی چند باڑوں نے جاپان والوں کو اپنی بندرگاہ کھولنے پر مجبور کر دیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ امریکن ایڈمرل کے جہاز سے چوری ہوئی۔ وہ ایک گھوڑے کی چوری تھی۔ رات کے وقت گھوڑا غائب ہو گیا اور دوسرے دن اسے واپس کر دیا گیا۔ جاپانی اس کے نعل غور سے دیکھنے اور نعل بندی سیکھنے کے مشتاق تھے۔ اس وقت ان کی Metallurgy اس حد تک نہ پہنچی تھی کہ وہ لوہے کی نعل بناتے۔ آج کیفیت یہ ہے کہ جاپان کے میٹرک کے امتحان کا موسم خودکشی کا موسم کہلاتا ہے۔ اس امتحان کے نتائج پر آئندہ داخلے ہوتے ہیں۔ لیکن اس کا معیار اس قدر بلند ہوتا ہے کہ اس عمر کے بچے دنیا کے کسی اور ملک میں ریاضیات' فزکس اور کیمسٹری میں اس اعلیٰ سطح پر امتحان نہیں دیتے۔ ان امتحانوں کے دوران میں پرچوں کے راز افشا نہیں ہوتے۔ ہڑتالیں نہیں ہوتیں۔ امتحان کے سینٹروں کے شیشے نہیں توڑے جاتے۔ ساری قوم' سب استاد' والدین طالب علم Examination Fever کا شکار ہوتے ہیں۔ پھر یہ لوگ ان امتحانوں کے نتائج اپنی مخصوص طرز پر قبول کرتے ہیں۔

بہت سال پہلے مجھے خوش قسمتی سے چین جانے کا موقع ملا۔ چین کے مڈل سکول میں طالب علم بارہ برس کی عمر میں آتا ہے اور سترہ برس کی عمر میں اس کا کام ختم ہو جاتا ہے۔ ان مڈل سکولوں کو میرے طالب علمی کے زمانے کے انٹرمیڈیٹ کالج سمجھ لیجئے۔ ان میں پانچ سالوں میں لازمی تعلیم کی وجہ سے ہر چینی کو بارہ مضامین پڑھنا پڑھتے ہیں جن میں کوئی مضمون اختیاری نہیں ہوتا۔ وہ بارہ مضامین مندرجہ ذیل ہیں۔

(1) وطنیات (2) چینی زبان (3-4) دو غیر ملکی زبانیں انگریزی روسی یا جاپانی (5) ریاضی (6) فزکس (7) کیمسٹری (8) بیالوجی اور زراعت (9) تاریخ (10) جغرافیہ (11) آرٹس' ڈرامہ اور میوزک (12) Workshop Practice

ہر طالب علم پورے بارہ کے بارہ مضمون پڑھتا ہے (اب شاید یہ نقشہ بدل گیا ہو) میرے طالب علمی کے زمانہ میں کہا جاتا تھا کہ مسلمان حساب نہیں پڑھتا۔ آج کل سننے میں آیا ہے کہ آدھے پاکستانی دماغ حساب یا فزکس یا کیمسٹری کے اہل ہیں۔ باقی پچاس فیصدی دماغوں کی ساخت ہی کچھ ایسی ہے کہ یہ مضامین ان میں سما نہیں سکتے۔ چینیوں نے فیصلہ یہ کیا ہے کہ سو فیصدی طالب علم سائنس اور آرٹس دونوں پڑھیں گے۔

آپ شاید یہ گمان فرمائیں کہ سائنس کی اس لازمی تعلیم کا نتیجہ یہی ہو گا کہ ان مضمونوں کا معیار سولہ سترہ برس کے طالب علم کے لئے ہمارے انٹرمیڈیٹ کے معیار سے کم ہو گا۔ اس کا تجربہ کرنے کے لئے میں نے فزکس اور ریاضی دونوں کے ایک ایک گھنٹے کے درس Attend کئے۔ ریاضی میں میرے تعجب کی انتہا نہیں رہی جب میں نے دیکھا کہ چودہ سالہ طالب علم Orders Infini ty پڑھ رہے ہیں۔ یہ وہ مضمون ہے جو ہم لوگ بی۔ اے میں پڑھاتے ہیں۔

چین نے تہیہ کیا ہے کہ وہ ہر صنعتی تکنیک کو چین میں رائج کریں گے۔ ان کی نئی قومی زندگی ہمارے دو سال بعد 1949ء میں شروع ہوئی۔ لیکن ان کے عزم کا یہ نتیجہ نکلا کہ ان چالیس سالوں میں انہوں نے قومی سطح پر Electronics کا فن اس کے آخری مرحلوں تک حاصل کیا ہے۔ فولاد سازی انگلستان کے برابر جا پہنچی ہے۔ وہ اب Sophisticated Machine Tools بناتے ہیں' Mig 21 ہوائی جہاز بناتے ہیں۔ ہر چینی طالب علم اپنے سکول اور اپنی یونیورسٹی کے زمانے میں ہفتہ میں ایک دن ورک شاپ میں صرف کرتا ہے۔ جس سکول کا معائنہ کرنے گیا تھا اس میں یہ کیفیت تھی کہ چودہ سے سولہ طلباء کا ایک گروپ Transister Components بنا رہا تھا۔ دوسرا گروپ Potassium Carbonate معدنی صورت میں لے کر Titration کرنے کے بعد بوتلوں میں بند کر کے مارکیٹ کے لئے تیار کر رہا تھا۔ بارہ سالہ چار طالب علموں کا ایک گروپ اپنے ہم جماعتوں کے بال کاٹنے میں مصروف تھا۔ ایک کمرہ میں چار بارہ سالہ بچے تین سینٹ لے کر باقی بچوں کے جوتے مرمت کرنے میں مصروف تھے۔ ان میں سے ایک بچی بول اٹھی آپ اس کمرے کی کھڑکیوں پر نگاہ ڈالیں۔ ان پر پردے ڈلے ہوئے ہیں۔ ہم نے جب پہلے جوتوں کی مرمت شروع کی تھی تو ہم بدبودار جوتوں کو ہاتھ لگانے سے شرماتے تھے۔ کھڑکیوں پر پردہ ڈالے رہتے تھے۔ آہستہ آہستہ ہمیں اب اس محنت سے شرم نہیں آتی۔ ضروری ہے کہ ہم اپنی طالب علمی کے زمانے میں Productive ہوں' Parasite نہ ہوں۔ میں نے مدرسوں میں' کالجوں میں' یونیورسٹیوں میں بار بار پوچھا کہ یہ مان بھی لیا کہ سب فیکٹریاں گورنمنٹ کی ملکیت ہیں لیکن آپ لوگ محکمہ تعلیم میں کام کرتے ہیں' فیکٹریاں محکمہ صنعت کے پاس ہوں گی آپ کو متعلقہ سیکرٹری صاحب سے اجازت کس طرح مل جاتی ہے۔ آپ کو یہ سب کام کرنے کے لئے گرانٹس کی ضرورت ہو گی۔ اس کا انتظام کیسے ہوتا ہے۔ ہمارے ہاں پرنسپل یا ہیڈ ماسٹر صاحب اگر ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر سے ملنا چاہیں تو عمال انہیں روک دیتے ہیں۔ آپ کے ہاں اس قسم کے مسئلے کس طرح حل ہوتے ہیں۔ یقین مانئے جب کبھی میں نے سوال کئے میں انہیں سوال سمجھا ہی نہ سکا۔ ان کا ہمیشہ یہ جواب ہوتا تھا کہ ہماری سوسائٹی بنی ہی اس اصول پر ہے کہ ہر فرد جہاں بھی ہو ایک اچھے آئیڈیا کی امداد کرے گا۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ کوئی افسر' کوئی حکومت کا عامل کسی طرح بھی روک بنے.... چین کے بیان میں میں اپنے موضوع سے بہت دور ہٹ گیا۔ میں عرض کر رہا تھا کہ اگر انگریز نے Industrial Technique ایجاد کئے اور انہیں تعلیم کے ذریعے اپنی قوم میں پھیلایا' اگر جاپان تعلیمی نظام کے ذریعہ (بغیر معدنی وسائل رکھنے کے) اپنی ساری قوم میں Skills پھیلا سکتا ہے۔ اگر چین والے اپنی قوم کو ذہنی اپاہج نہیں سمجھتے اور ہر بچے سے یہ توقع رکھتے ہیں کہ وہ کسی نہ کسی قسم کی سائنس اور کوئی نہ کوئی مہارت سیکھے گا' اسے بڑھائے گا اگر سب قومیں اپنی غربت کا علاج اسی طرح کر رہی ہیں تو کیا اس میں ہمارے لئے سبق نہیں ہے۔ آپ فرمائیں گے کہ غریبی خود اتنی لعنت ہے کہ اگر انسان بھوکا ہو' ننگا ہو' تو اس کی دماغی صلاحیتوں کے بڑھانے کی طرف توجہ ہی نہیں ہوتی۔ اس سلسلہ میں مجھے جرمنی کا ایک واقعہ نہیں بھولتا۔ 1947ء میں میں کیمبرج میں طالب علم تھا۔ جرمنی شکست کھا چکا تھا۔ جرمن قوم سرنگوں تھی۔ کیمبرج اور دیگر یونیورسٹیوں کے طلباء کی ایک پارٹی کو امریکن کنٹرول کمیشن والوں نے جرمنوں کی حالت دیکھنے کے لئے دعوت دی۔ تقریباً 500 کے قریب طالب علم سارے یورپ سے میونخ پہنچے۔ اس شہر میں ایک عمارت نہیں تھی جو صحیح و سالم ہو۔ اس طرح معلوم ہوتا تھا کہ جرمن مکانوں میں نہیں بلوں میں رہ رہے ہیں۔ ہمارے لئے شہر کے ایک پارک میں خیمے لگائے گئے۔ ان خیموں کے شہر میں میں نے سنا کہ ایک جرمن میری تلاش کر رہا ہے۔ معلوم یہ ہوا کہ وہ ریسرچ سکالر ہے۔ اس وقت کے لحاظ سے اسے شاید 25 روپے ماہوار تنخواہ ملتی تھی۔ اس مشاہرہ سے شاید وہ ایک وقت کی روٹی کھا سکتا تھا۔ ہڈیوں کا ڈھانچہ' جنگ کے دنوں میں وہ ایک جنگی قیدیوں کے کیمپ

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غلام مصطفٰے تبسم

اخلاقی تعلیم

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) 6- دسمبر 1996ء کے خطبہ میں گھروں کی اصلاح' عفو' درگذر اور دعاؤں پر زور دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔

ایک باپ کے متعلق جب سختی کی اطلاع ملی کہ بہت سختی کرتا ہے تو حضرت (بانیٔ سلسلہ) نے اسے شرک قرار دیا' سخت ناراضگی کا اظہار فرمایا۔ اور (۔) یہ توحید کی طرف جو غیر معمولی توجہ دلائی گئی ہے اس سے مُراد یہ ہے کہ بلاغ تمہارا کام ہے اور زبردستی تمہارا کام نہیں ہے اور اگر تم یہ سمجھو گے کہ تم زبردستی کسی کو ٹھیک کرلو گے تو یہ شرک ہے اور یاد رکھو اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے تمہیں کبھی بھی خدائی طاقتیں نصیب نہیں ہو سکتیں تم اپنی مرضی سے کسی کو بدل نہیں سکتے۔ تو حضرت (بانی سلسلہ) نے بھی یہی مضمون اس موقع پر جو ایک شکایت سے تعلق رکھتا ہے جو ایک شخص جو ویسے تو حضرت (بانی سلسلہ) پر ایمان لانے والے بظاہر ایک بزرگ (رفیق) تھے مگر ان کے دل میں کوئی ایسا رخنہ تھا جس کی اصلاح ضروری تھی وہ اپنی اولاد پر بہت زیادہ سختی کرتے تھے۔ حضرت (بانی سلسلہ) نے سخت ناراضگی کا اظہار فرمایا اور کہا کہ تم مشرک ہو اگر یہ کام کرتے ہو۔ تم سمجھتے ہو تم خود ٹھیک کر لو گے یہ ہو نہیں سکتا اس لئے دعا پہ زور دو۔ (۔) جہاں بلاغ بظاہر ناکام رہا وہاں توکل علی اللہ کامیاب ہو جاتا تھا۔ کیونکہ اصل تو وہی معبود ہے اس کے قبضۂ قدرت میں ہر چیز ہے تو کتنا عظیم الشان مضمون ہے۔ جو (۔) ایک ترتیب کے ساتھ 'ایک تدریج کے ساتھ آگے بڑھ رہا ہے۔ فرمایا اللہ پر توکل کرو۔

اب یہ بھی وہی مضمون ہے جو حضرت (بانی سلسلہ) نے (۔) عظیم کامیابی کے راز کے طور پر بیان فرمایا۔ وہاں بلاغ کو نہیں پیش کیا وہاں دعا اور توکل علی اللہ کو پیش کیا۔ (۔)

پھر خدا تعالیٰ اس کے بعد فرماتا ہے' اس نصیحت کے مضمون کو اپنے گھر اور ماحول پر اطلاق کرتے ہوئے فرماتا ہے یہ قاعدہ کُلیہ ہے یہ ازلی ابدی راز ہیں نصیحت میں کامیابی کے۔ تم بھی ان کی طرف توجہ کرو اور گھر سے بات شروع کرو اور یہ نہ سمجھنا کہ تمہارے خونی اقربا تمہارے ہیں جس طرح چاہو ان سے سلوک کرلو جو اصول خدا تعالیٰ نے بیان فرمائے ہیں۔ اگر تم نے ان کو نظر انداز کیا تو تمہاری اپنی صلب سے تمہارے دشمن پیدا ہو سکتے ہیں۔ پس یہی وہ مضمون ہے جو حضرت (بانی سلسلہ) نے ان کو بتایا کہ تم اپنی اولاد کو اپنے ہاتھوں سے ضائع نہ کرو اپنا دشمن نہ بناؤ (۔)

چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (۔) کیوں غور نہیں کرتے' کیوں فکر نہیں کرتے تمہاری اپنی بیویاں' تمہاری اپنی اولاد تمہاری دشمن ہے یعنی ان میں سے تمہارے دشمن ہیں مراد یہ ہے کہ کچھ ایسے لوگ ہیں جو ایسے بدنصیب ہیں کہ گویا ان کی بیویاں بھی ان کی دشمن ہو سکتی ہیں اور ہو جاتی ہیں اور ان کی اولاد بھی ان کی دشمن ہو سکتی ہے اور ہو جاتی ہے۔ کیوں ہوتی ہے۔؟ ان کی غلط نصیحت اور غلط تربیت کے رنگ کی وجہ سے۔ چنانچہ یہ کہنے کے بعد۔ یہ تنبیہہ کرنے کے بعد (۔) ان کے معاملے میں احتیاط سے کام لو (۔) اب تین طریق ہیں نصیحت کے اپنے گھر میں بھی وہی استعمال کرو اگر تم ایسا کرو گے تو اللہ تمہاری غلطیوں سے بھی مغفرت فرمائے گا اور کوئی بد اثر ان کا تمہاری اولاد پر نہیں پڑنے دے گا (۔)

(۔) اگر تم عفو سے کام لو اور صفح سے کام لو اور مغفرت سے کام لو۔ یہ تین کیا چیزیں ہیں۔ بظاہر تو عفو اور صفح کو ایک ہی معنوں میں سمجھا جاتا ہے یعنی درگزر اور ایک ہی اس کا ترجمہ بھی ملتا ہے مگر ان میں فرق ہے اور اصل معنی عفو کا ہے کہ اس طرح نظرانداز کر دینا ایک چیز کو گویا ہے ہی نہیں' گویا موجود ہی نہیں تھی۔ یعنی ابتداء میں بچوں کی غلطیاں' بیوی کی غلطیاں ہوتی رہتی ہیں لیکن تم یوں سلوک کرو گویا تم نے دیکھی ہی نہیں تمہیں پتہ ہی نہیں لگا اور ان کو کچھ سہولت اور آسانی دو ورنہ ہر وقت جو مرد گھر پر سوار رہے گا اس سے تو زندگیاں برباد ہو جائیں گی' عذاب بن جائیں گی۔ ہر وقت دیکھنا' ہر وقت میں مین میخ نکالنا' ہر وقت نقائص ڈھونڈنا یا نہ بھی ڈھونڈے تو نظر آ ہی جاتے ہیں۔ تو فرمایا جو لوگ اکٹھے رہتے ہیں ان پر لازم ہے کہ عفو سے کام لیں اکثر ایسا وقت گزاریں کہ گویا ان کو پتہ ہی نہیں کیا ہو رہا ہے لیکن ہر چیز میں نہیں۔ وہ بدخلقیاں' وہ معمولی معمولی باتیں جو آغاز میں ہلکے طور پر ظاہر ہوا کرتی ہیں یعنی ابھی جرم نہیں بنتیں اور بعض خطائیں ہیں برتن گر کے ٹوٹتا ہے ٹھوکر لگ جاتی ہے کسی چیز پہ کسی چیز کو نقصان پہنچ جاتا ہے کھانا دیر میں پکا' روٹی جل گئی' یہ وہ ساری چیزیں ہیں جو گھر کے روزمرہ کے معاملات ہیں جن میں عفو لازم ہے انسان اس طرح دیکھے جیسے کچھ ہوا ہی نہیں' کچھ دیکھا ہی نہیں۔ اس طرح سنے جیسے کچھ سنا ہی نہیں یہ عفو کا معنی ہے۔ ایک شاعر کہتا ہے نگاہوں سے متعلق کہ "وہ دیکھتے مجھے یوں ہیں کہ دیکھتے ہی نہیں" اس طرح عفو کی نظر ڈالتے ہیں گویا نہیں دیکھ رہے۔

اور حضرت (بانی سلسلہ) کا دیکھنے کا یہی انداز تھا اور حضرت (امام جماعت الثانی) کا ہمیں پتہ ہے بچپن سے یہی دیکھا کہ لگتا تھا کہ کچھ بھی نہیں دیکھ رہے اور دیکھ سب کچھ لیتے تھے (کلام الٰہی) نے جو عفو کا مضون بیان فرمایا ہے وہ یہ نہیں ہے کہ بیوقوف ہو' غافل ہو۔ غفلت کا مضمون ایک بالکل الگ مضمون ہے جس کو (کلام الٰہی) ایک الگ موقع پر اٹھاتا ہے۔ یہاں علم کے باوجود اپنے دل کی کشادگی کی وجہ سے' وسیع حوصلے کی وجہ سے' اس طرح رہو جیسے تم نے کچھ بھی نہیں دیکھا۔ برتن ٹوٹا ہے گویا تمہیں آواز ہی نہیں آئی کسی جگہ کوئی داغ دھبہ لگ گیا ہے کوئی کھانا جل گیا ہے تو جیسے تمہیں پتہ ہی نہیں چلا۔ یہ تو وہ روزمرہ کا گھر کے معاملات میں بیوی اور بچوں سے سلوک ہے جو عفو کہلاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضرت صاحب کی ہر بات پر کامل طور پر عمل کرنے والا بنائے۔

○

پہنچ کے منزل پہ کون جانے کہ حادثے کیوں تھے اور کیا تھے
کہاں کسی سے ملے تھے ہم اور کہاں پہ ہم اور وہ جدا تھے

کچھ ایسے دلدوز ہیں مناظر کہ ایک لرزہ ہے ہر نظر پر
یہ ہے تجسم انہیں دنوں کا جو سر بسر حرفِ مدعا تھے

یہ فہم و ادراکِ آدمیت پہ بدنما سا ہے ایک دھبہ
بتوں کی یہ شان اللہ کہ یہ بھی مخلوق کے خدا تھے

ہر اک نظر میں فراعنہ کے غرور کی ہے جھلک نمایاں
ہر ایک دل میں ہے ایک نمرود جس کے شعلے ہوا ہوا تھے

جنہیں ہے دعویٰ سرفرازی سروں پہ ان سب کے دھول ڈالو
کہ تاجِ سر ہے انہیں کا حصہ جو راہگذاروں میں خاکِ پا تھے

بہت نہیں تو کبھی کبھی تو نسیم کی بات بھی سُنی ہے
بس ایک شکوہ ہے پاس رہ کر بھی وہ بہت دُور کی صدا تھے

نسیم سیفی

صحت وصفائی

نوزائیدہ بچوں کیلئے ماں کے دودھ کی ضرورت

ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن W.H.O کے مطابق ہر سال 15 لاکھ بچے محض اس وجہ سے مرجاتے ہیں کہ انہیں اپنی ماں کا دودھ کی بجائے ڈبے کا دودھ یا جانوروں کا دودھ پینے پر مجبور کیا جاتا ہے۔ اگر پچھلے پچاس سال کا حساب نکالا جائے تو یہ تعداد ساڑھے سات کروڑ بنتی ہے۔ جو کہ شائد دونوں عظیم جنگوں اور جاپان پر پھینکے گئے دونوں بموں کی وجہ سے مرنے والوں کی مجموعی تعداد سے بھی زیادہ ہے۔

حضرت آدم اور اماں حوا کے وقت سے ماں کا دودھ ہی نئے آنے والے بچوں کے لئے پرورش کا ذریعہ رہا ہے۔ یہ خوراک نئے پیدا ہونے والے بچے کے لئے بہترین اور مکمل خوراک کا درجہ رکھتی ہے جس میں کوئی ملاوٹ ممکن نہیں اور بوجہ ہمیشہ تازہ ہونے کی وجہ سے کوئی دوسری خوراک اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی وہ بچے جنہیں اس نعمت خداوندی سے محروم کر دیا جاتا ہے ان میں دستوں کی بیماری کا احتمال ماں کا دودھ پینے والوں کے مقابلہ میں 25 گنا زیادہ پایا گیا ہے اور تین سے 5 گنا ان کے مرجانے کا خدشہ زیادہ ہوتا ہے۔ اسی طرح ان میں انفیکشن میں مبتلا ہونے کے مواقع بھی تین گنا زیادہ ہوتے ہیں۔

بوتل یا فیڈر کے ذریعہ دودھ پلانے سے انفیکشن کا خطرہ بہت زیادہ بڑھ جاتا ہے اور ایسے ممالک میں جہاں خواتین میں شرح خواندگی 20 فی صد سے زیادہ نہ ہو اس بات کو سمجھانا ہی جوئے شیر لانے کے مترادف ہے کہ اس کے کیا نقصانات ہیں۔ اور اس پر مستزاد یہ کہ نقلی دودھ بنانے والی انٹرنیشنل کمپنیاں اپنے اشتہارات سے عوام کو گمراہ کرتی ہیں۔ یہ ایک بہت خطرناک صورت حالات ہے جس کا مقابلہ کیا جانا چاہئے اگرچہ اب اس بات کا شعور عام پبلک میں بھی بڑھ رہا ہے لیکن ضرورت ہے کہ اس کو اور زیادہ عام کیا جائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

حماس کو ختم کرنے کیلئے اسرائیل کا اپریشن

اسرائیلی فوج نے الخلیل کے قریب ایک گاؤں بنی نعیم میں ایک مسجد کو تالا لگا دیا جبکہ اس کے ساتھ ملحق اسلامی فلاحی ادارے کو بھی بند کر دیا۔ اسرائیلی فوج نے الزام لگایا ہے کہ اس مسجد اور اس کے ملحق فلاحی ادارے میں حماس کے دفاتر قائم تھے۔ اور ان دفاتر سے حماس کی حمایت میں تحریری مواد ملا ہے جس میں اسرائیل میں خودکشی بم حملے کرنے والوں کی تعریف کی گئی ہے تاہم فلاحی ادارے کے صدر نے اسرائیلی فوج کے ان الزامات کی تردید کی ہے اور کہا ہے کہ ان کا حماس سے کسی قسم کا تعلق نہیں ہے اور جس مواد کا بہانہ اسرائیلی فوج نے بنایا ہے وہ خود فوج کے لوگوں نے رکھا تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ خودکشی بم دھماکے کے بعد اسرائیلی فوج نے حماس کی ذیلی تنظیموں کو ختم کرنے کے لئے یہ اپریشن شروع کر رکھا ہے۔

ooo

طالبان مخالف اتحاد کا نیا حملہ

افغانستان میں طالبان حکومت کی مخالف فوجوں نے ننگر ہار اور کنڈ صوبوں کی سرحد کے ساتھ پانچ اضلاع میں سرکاری فوجوں کے خلاف ایک بڑا حملہ کر کے کچھ علاقے پر قبضہ کر لیا ہے اور اس علاقے میں گھمسان کی جنگ ہو رہی ہے یہ جنگ جلال آباد کے شمال میں 30 کلومیٹر دور ننگر ہار صوبے میں لڑی جا رہی ہے۔ اسی طرح صوبہ کنڑ میں بھی شدید جنگ ہو رہی ہے۔ فریقین لڑائی میں بھاری ہتھیار استعمال کر رہے ہیں۔ حکومت مخالف فوجوں نے جلال آباد کو جانے والی ایک سڑک کے کچھ حصہ پر بھی قبضہ کر لیا ہے۔ حکومت نے جلال آباد سے مزید کمک محاذ جنگ پر بھیج دی ہے۔

ooo

مقبوضہ کشمیر کا مسئلہ دہشت گردی نہیں

ہندوؤں کے سرکردہ مذہبی لیڈر شنکر اچاریہ آف پوری نے ایک کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ بھارتی حکومت کی طرف سے بھارت کے مختلف حصوں میں جو شدت پسندی کو دبانے کے لئے کارروائیاں کی جا رہی ہیں وہ بالکل ناجائز ہیں۔ اور ان علاقوں کے عام لوگوں کے خلاف بھارتی فوجی دستوں کو جنگی طاقت استعمال نہیں کرنا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ وہ کشمیر میں حریت پسند لیڈروں سے ملے ہیں اور اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ کشمیر میں اصل مسئلہ دہشت گردی نہیں ہے۔ اس لئے عام لوگوں کے خلاف کسی قسم کی جارحانہ کارروائی کا کوئی جواز نہیں ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ کشمیر میں جو دہشت گردی کی جا رہی ہے اس میں پاکستان کی آئی ایس آئی ملوث ہے یا پھر خود بھارتی حکومت بھی اپنے مذموم مقاصد کے لئے بعض دفعہ دہشت گردوں کو مدد فراہم کرتی ہے۔

شنکر اچاریہ نے کہا کہ وہ مذہبی تعصب کی سیاست کے قائل نہیں ہیں جیسی کہ بھارتی جنتا پارٹی یا اس کی اتحادی تنظیمیں کرتی ہیں۔ کشمیری عوام کی اپنی ایک شناخت ہے جس کا احترام کیا جانا چاہئے۔ اسی طرح بھارت کے شمال مشرق صوبوں کے عوام کی بھی حق تلفی ہوتی رہی ہے۔ جس کا مداوا کرنے سے ہی وہاں امن قائم ہو سکتا ہے اور وہاں کے لوگوں نے جو تحریکیں چلا رکھی ہیں وہ ان کی محرومیوں کا ردعمل ہے۔

ooo

بھارت مخالف آزادی پسند تحریکیں

بھارت کے وزیر داخلہ اندرجیت گپتا نے بتایا ہے کہ بھارت سے آزادی حاصل کرنے کے لئے جو مختلف تنظیمیں اور تحریکیں کام کر رہی ہیں ان کے 540 افراد ایک سال میں ہلاک ہو چکے ہیں۔ ان میں مقبوضہ کشمیر میں ہلاک ہونے والوں کی تعداد شامل نہیں ہے۔ وزیر داخلہ کے بیان کے مطابق جولائی 1996ء سے جون 1997ء تک کے سال میں انتہا پسندوں کے خلاف 1516 کارروائیاں کی گئیں جن میں 540۔ افراد ہلاک ہو گئے۔ سب سے زیادہ افراد بہار میں ہلاک ہوئے جن کی تعداد 287 ہے اور اس کے بعد آندھرا پردیش کا نمبر آتا ہے جہاں ایک سال میں 220۔ افراد ہلاک ہوئے۔

ooo

ایران کے بارے میں امریکہ کی نئی پالیسی

امریکہ کے ایران کے ساتھ ہر قسم کے تعلقات 1980ء سے منقطع تھے اور امریکہ ہر وقت ایران کے خلاف پالیسی میں شدت کا کوئی موقعہ ہاتھ سے نہ جانے دیتا تھا۔ اور یہی ردعمل ایران کا بھی امریکہ کے خلاف تھا۔ لیکن اس عرصہ میں بعض یورپی ملکوں کا طرز عمل درمیانہ تھا۔ وہ اگرچہ امریکہ کی ہاں میں ہاں تو ملاتے لیکن اپنا فائدہ ہوتا ہو تو ایران سے کاروبار کرنے سے نہ ہچکچاتے۔ اب امریکہ نے بھی اس قسم کی پالیسی اپنانے کا عندیہ ظاہر کیا ہے۔

امریکی پالیسی میں یہ تبدیلی پچھلے مہینہ اس وقت سامنے آئی جب کلنٹن انتظامیہ نے اعلان کیا کہ وہ ترکمانستان سے نیچرل گیس ترکی لے جانے والی 3200 کلومیٹر لمبی پائپ لائن ایران سے گزارے جانے پر کوئی اعتراض نہیں کرے گا حالانکہ اس پائپ لائن سے ایران کو خاصا مالی فائدہ پہنچے گا۔ اگرچہ امریکی وزیر خارجہ میڈلین البرائٹ نے فوراً اس قسم کا بیان دیا کہ اس ایک واقعہ سے ایران کے تعلق میں امریکہ کی پالیسی میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوگی۔

لیکن حقیقت یہ ہے کہ امریکہ ایران کے متعلق اپنی پالیسی تبدیل کرنے کے سلسلے میں کئی ماہ سے سوچ رہا تھا۔ جس کی وجہ وسطی ایشیا کی ریاستوں کے تیل اور گیس کے ذخیرے تھے جن سے امریکہ کے تیل کی کارپوریشنیں فوائد حاصل کرنے کے لئے بے تاب تھیں۔ اور چونکہ ایران کے ان تمام ممالک کے ساتھ صدیوں کے تعلقات تھے اس لئے یہ فائدہ حاصل کرنے کے لئے ایران کا تعاون ضروری تھا۔ اور اگر ایران سے مصالحت نہ ہوتی تو اس سلسلے میں کافی مشکلات کا سامنا ہوتا اور ہو سکتا تھا کہ یورپی ممالک اس دوڑ میں امریکہ کو پیچھے چھوڑ جاتے جس کا امریکہ متحمل نہیں ہو سکتا تھا۔

ooo

بھارت پاکستان مذاکرات کے لئے خطرہ

بھارت اور پاکستان میں امن مذاکرات شروع ہو چکے ہیں جو کہ خارجہ سیکرٹریوں کی سطح پر ہو رہے ہیں۔ اس سے قبل دو دور ہو چکے ہیں ایک دہلی میں اور ایک اسلام آباد میں اور دونوں دفعہ دونوں طرف سے شامل ہونے والے نمائندگان نے امید دلائی کہ اب یہ سلسلہ چلتا رہے گا۔ اور امید کی جانی چاہئے کہ مثبت نتائج پیدا کرے گا۔ جس کے نتیجہ میں دونوں ملک بلاوجہ اپنی دولت اسلحہ کی دوڑ میں تباہ کرنے کی بجائے اسے اپنے اپنے عوام کی بہتری کے لئے استعمال کر سکیں گے۔

لیکن پچھلے کچھ عرصہ میں مسٹر گجرال نے دو دفعہ کشمیر کے دورے کئے ہیں اور دونوں دفعہ انہوں نے وہاں ایسے بیانات دیئے ہیں جو اس بات چیت میں رکاوٹ بن سکتے ہیں۔ دوسرے دورے میں جو کہ انہی دنوں میں کیا گیا ہے۔ انہوں نے فرانس کے ایک اخبار "لی فگارو" کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا ہے کہ پاکستان کشمیر کو بھول جائے اور ایک اچھے ہمسائے کی طرح بھارت کے ساتھ چھوٹے بھائی کی حیثیت سے تعلقات استوار کرے۔ انہوں نے کہا کہ کشمیر پر پاکستان کا دعوی دو قومی نظریہ کی بنیاد پر ہے جسے برصغیر کے مسلمان رد کر چکے ہیں مگر پاکستان بدستور بھارت کے اٹوٹ انگ کشمیر پر نہ صرف دعوی کر رہا ہے بلکہ مقبوضہ کشمیر میں آگ اور خون کا کھیل بھی کھیل رہا ہے۔

پہلے یہ خیال کیا جاتا تھا کہ مسٹر گجرال امن مذاکرات میں ضرور دلچسپی رکھتے ہیں۔ لیکن اب ایک بین الاقوامی اخبار کو انٹرویو دے کر انہوں نے اس خیال کی تردید کر دی ہے۔

مگر حیرانی کی بات تو یہ ہے کہ مسٹر گجرال کے کشمیر کے دورہ میں جو سیکورٹی انتظامات کئے گئے جن سے سری نگر میں ایک کرفیو کا سا سماں پیدا ہو گیا۔ اور ان کی دونوں دفعہ سری نگر میں آمد پر جس طرح کشمیر کے عوام نے ہڑتالوں اور مظاہروں سے ان کا استقبال کیا وہ ان کو نظر نہیں آیا اور انہوں نے اس سے کوئی سبق بھی حاصل نہیں کیا۔ اس انٹرویو اور پہلے بھی ان کے دیگر بیانات سے امن مذاکرات کو کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا اور امریکہ بھی جب تک بھارت کو اس معاملے میں اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق عمل کرنے پر آمادہ نہیں کرتا مسئلہ کشمیر کے حل کی کوئی صورت ممکن نہیں ہو سکتی۔ اور نہ ہی اس برصغیر کی حالت میں بہتری کی امید کی جا سکتی ہے۔

ooo

یاسر عرفات کا انتباہ

اسرائیلی وزیراعظم نتن یاہو کی اقوام متحدہ کی قراردادوں کے خلاف عمل کرتے ہوئے بیت المقدس شہر کے ایک حصہ میں نئی یہودی بستی بنانا شروع کر دی جس پر وہاں کے مسلمانوں نے احتجاج کیا جو سلسلہ کئی دن تک جاری رہا۔ اس احتجاج کا نقطہ عروج بیت المقدس میں دو بم دھماکوں کی صورت میں ظاہر ہوا جس کے نتیجہ میں چند یہودی ہلاک ہو گئے۔ اس پر اسرائیلی وزیراعظم نے مزید ظالمانہ کارروائیاں شروع کر دیں۔ اسرائیل کے ساتھ فلسطین کی سرحد بند کر دی گئی جس سے لاکھوں فلسطینی بیروزگار ہو گئے اب اس نے بیت اللحم کا محاصرہ کر رکھا ہے جس سے شہر میں ضروریات زندگی ناپید ہوتی جا رہی ہیں اور حالات روز بروز ابتر ہوتے جا رہے ہیں۔ اس سلسلے میں امریکہ نے بھی اصلاح احوال کے لئے نہ کوشش کی اور اسرائیل نے کچھ پابندیاں نرم کر دیں۔ لیکن مشرق وسطی میں پائیدار امن کا قیام موہوم ہوتا جا رہا ہے۔

فلسطینی سربراہ یاسر عرفات قیام امن کے سلسلہ میں اب انتہائی مایوسی کے عالم میں ہیں۔ انہوں نے چند روز قبل مصر کے صدر حسنی مبارک سے ملاقات کی اور انہوں نے بھی حالات کی سنگینی پر تشویش کا ظاہر کیا اور کہا کہ عالم عرب کو مختلف چیلنج درپیش ہیں جن کا مقابلہ کرنے کے لئے ضروری ہے کہ تمام عرب ممالک مل کر مشترکہ لائحہ عمل بنائیں۔

اس ملاقات کے بعد یاسر عرفات نے کہا کہ ان حالات میں ضروری ہو گیا ہے کہ عرب سربراہ کانفرنس بلائی جائے۔ اور صورت حال کا جائزہ لیا جائے۔ اور یہ کانفرنس پائیدار امن قائم کرنے کے لئے قابل عمل اقدامات کی سفارش کرے۔ اور اس کانفرنس کو اسرائیل کو راہ راست پر لانے کے لئے اقدامات کرنے چاہئیں۔ اور بیت المقدس کے مستقبل پر بھی غور کیا جانا چاہئے۔

یاسر عرفات نے کہا کہ قیام امن کے لئے فوری اقدامات کی ضرورت ہے اور امریکہ سمیت تمام عالمی طاقتوں کو اسرائیل پر اصلاح احوال کے لئے اپنا رویہ بدلنے کے لئے دباؤ ڈالنا چاہئے۔

ooo

انسان کو چاہئے کہ اگر توبہ کرے تو خالص توبہ کرے توبہ اصل میں رجوع کو کہتے ہیں صرف الفاظ ایک قسم کی عادت ہوتی ہے اس لئے خدا تعالیٰ نے یہ نہیں کہا کہ صرف زبان سے توبہ توبہ کرتے پھرو بلکہ فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرو جیسا کہ حق ہے رجوع کرنے کا۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ صفحہ 4

میں ملازم تھا جہاں بعض پنجابی قیدی بھی تھے۔ ان پنجابی قیدیوں سے اس نے پنجابی زبان کی تحصیل کی۔ 1947ء میں یہ جرمن ایک پنجابی جرمن ڈکشنری کی تالیف کر رہا تھا۔ پنجابی زبان میں اس کا کل سرمایہ ہیر وارث شاہ کی ایک کاپی اور ایک لاہور سے چھپی ہوئی اور خستہ حالت میں پھٹی ہوئی دلا بھٹی کی کاپی تھی۔ یہ سن کر کہ شہر میں ایک پنجابی وارد ہے، وہ جرمن میری تلاش کر رہا تھا کہ دلا بھٹی میں بعض مشکل مقامات میں اسے سمجھا دوں۔ اس کی بدقسمتی سے یہ مقام میرے لئے بھی مشکل تھے اور اس بے چارے کی یہ خواہش تشنہ تکمیل رہ گئی۔

اس واقعہ پر غور فرمائیں۔ مجھے معلوم نہیں وہ ڈکشنری شائع ہوئی یا نہیں۔ اگر شائع ہوئی بھی تو اسے کتنے لوگ استعمال کرتے ہیں۔ لیکن یہ ایک علم دوست قوم کی کہانی ہے۔ ایسی قوم جس کا سارا اثاثہ علم ہے۔ سائنس کا علم، زبانوں کا علم اور پھر ایسی قوم جس کے افراد میں یہ عزم ہے کہ جرمن پنجابی ڈکشنری کا لکھنا بے معنی ہی سہی لیکن اپنا وقت تاش کھیلنے میں نہیں گزاریں گے، سٹرائیکس نہیں کریں گے، فلمیں نہیں دیکھیں گے، اپنی یونیورسٹی کے وقت کو کھیل کا وقت نہیں سمجھیں گے اور علم پیدا کریں گے۔ شاید اس میں ہمارے لئے بھی سبق ہو سکتا ہے۔ قومی تعمیر کے بارے میں میں چین کا ذکر کر رہا تھا۔ ایک کہانی دہرانا چاہتا ہوں۔ یہ داستان چیئرمین ماؤ نے بیان کی ہے اور اسے آپ ہر چینی کی زبان سے سنیں گے پرانے زمانے میں چین کے شمال میں ایک بوڑھا رہتا تھا۔ اس کا نام "پیر کم عقل" تھا۔ اس بوڑھے کے مکان کی سمت جنوب کی طرف تھی لیکن اس کے دروازے کے سامنے "نے ہانگ" اور "وانگ وو" کے دو عظیم پہاڑ کھڑے تھے۔ جن کی وجہ سے سورج کی کرنیں اس کے گھر میں کبھی نہیں پہنچتی تھیں۔ ایک دن اس بوڑھے نے اپنے جوان بیٹوں کو بلایا اور انہیں کہا کہ آؤ ہم اس پہاڑ کو کھود کر دور کر دیں۔ اس کے ہمسائے نے جس کا نام "پیر دانش ور" تھا اس بے عقل بوڑھے سے کہا "میاں مجھے معلوم تھا کہ تم بے وقوف ہو لیکن اتنا گمان نہ تھا کہ اس قدر کم عقل ہو گے۔ تم کھودنے سے کس طرح ان دونوں پہاڑوں کو دفع کر سکو گے۔ بے عقل بوڑھا بولا تمہارا کہنا درست ہے لیکن اگر میں مر گیا تو اس کے بعد میرے بیٹے ہیں ان کے بعد ان کے بیٹے۔ یہ سلسلہ ہمیشہ رہے گا۔ پہاڑ اور زیادہ طویل نہیں ہوں گے۔ ہر کھودنے کے ساتھ ان کی طوالت کم ہی ہو گی بڑھے گی نہیں۔ ایک دن یہ لعنت ہمارے دروازے سے دور ہو ہی جائے گی۔ "پیر کم عقل" کی بات سن کر پاک ذات کو ترس آیا۔ دو فرشتے آئے اور انہوں نے ان دونوں پہاڑوں کی لعنت کو دور کر دیا۔

میری عرض یہی ہے کہ سوسائٹی کی لعنتیں ان دو پہاڑوں کی مانند ہیں۔ انہیں اپنے حلقہ اثر میں صبر کے ساتھ دور کرنے میں کوشاں ہو جایئے۔ اللہ تعالیٰ کی پاک ذات کو آپ کی کوششوں پر بھی ترس آئے گا۔ آمین۔ یہ فکر نہ کیجئے کہ آپ کی کوشش کامیاب ہو گی یا نہیں۔ آپ اپنا فرض ادا کیجئے۔ خداوند تعالیٰ کی پاک ذات ان میں بہت برکتیں ڈالے گی۔ میرا خیال ہے کہ ہم لوگ اقبال کے خودی کے فلسفہ کے غلط معنی بھی نکال گئے اور Individualistic زیادہ ہو گئے۔ اور قوم اور ملت کے لئے کام کرنے سے گریز کرنے لگے۔

خودی کو کر بلند اتنا کہ ہر تقدیر سے پہلے
خدا بندے سے خود پوچھے بتا تیری رضا کیا ہے

سے یہ مطلب نہ تھا کہ ہم اپنے اپنے مفاد کو مقدم کر لیں اور قوم اور ملت کو ثانوی حیثیت دے دیں۔ البتہ ہو یہی کچھ رہا ہے۔

مجھے دو کتابوں سے شغف ہے۔ ایک (کلام الٰہی) سے اور خصوصیت سے اس کے سننے سے، دوسرے شمائل ترمذی سے، حضرت ترمذی نے اس کتاب میں ان حدیثوں کو جمع کیا ہے جن میں رسول پاک ﷺ کی ذاتی زندگی، حضورؐ کا طرز کلام، حضورؐ کی رہائش، حضورؐ کی ذاتی شفقتیں، حضورؐ کا فقر اور حضورؐ کی ذات پاکیزہ کا حال جمع ہے۔

اس ضمن میں ایک بات یاد آ رہی ہے چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کی، انگلستان میں وہ ایک ہسپتال میں داخل تھے۔ میں عیادت کے لئے گیا اور ساتھ شمائل ترمذی لے گیا۔ انہیں دی اور کہا کہ اگر خدا نے توفیق دی تو مستقبل میں اس کا انگریزی ترجمہ کروں گا۔ پھر میں Trieste چلا گیا...... جب کئی مہینے کے بعد لندن واپس گیا اور ان کے گھر گیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہ کتاب کا انگریزی ترجمہ لئے بیٹھے ہیں۔ کہنے لگے کہ میں نے سوچا کہ شاید تمہیں وقت نہ ملے اور میرے پاس ہسپتال میں وقت تھا تو میں نے ترجمہ کر ڈالا۔

ہر طالب علم کو مشورہ دوں گا کہ وہ شمائل ضرور پڑھے۔ اس کے پڑھنے سے بہت کچھ حاصل ہو گا۔

بقیہ صفحہ 1

(دعوت الی اللہ) کریں گے اتنا ہی وہ آپ کے زیادہ ہوتے چلے جائیں گے۔ چاروں سمت دنیا میں پھیل جائیں گے۔ اور زندگی کا وہی پیغام دوسروں کو عطا کرنے لگ جائیں گے۔ وہ زندگی جو آپ کی وساطت سے ان کو عطا ہوئی ہے وہ غیروں کو عطا کریں گے اور رہیں گے ہمیشہ آپ کے، غیر کے نہیں ہوں گے۔

کیسا عظیم نکتہ ہے جو (کلام الٰہی) نے ہمارے سامنے کھول کر رکھ دیا کہ چاروں سمت میں پھیل جانے والے وجود تمہارے ہی رہیں گے غیروں کے نہیں ہو سکیں گے۔ کیونکہ وہ تم سے زندگی پا کر لوگوں کو زندگی دینے کے لئے تو نکلے ہیں۔ یہ مضمون اس لئے اس میں شامل ہے کہ سوال ہی یہی تھا۔ (اے رب مجھے دکھا تو کس طرح مردے زندہ کرتا ہے) اب یہ تو نہیں ہو سکتا کہ سوال گندم اور جواب جو۔ اللہ تعالیٰ ہے جواب دینے والا۔ اس کے جواب میں لازماً سوال پیش نظر رہتا ہے۔ پس سوال تو یہ ہے کہ زندہ کیسے کرتا ہے؟ خدا فرماتا ہے پرندے پکڑو، اپنے ساتھ مانوس کرو اور ان کو بھجوا دو۔ کس لئے بھجواؤ؟ زندگی کا پیغام پہنچانے کے لئے۔ اور پھر جو تم سے زندگی پائیں گے وہ زندہ رہیں گے۔ موت سے ٹکرائیں گے لیکن موت ان پر غالب نہیں آئے گی۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ جب تم ان کو پکارو گے تو اڑتے ہوئے تمہاری طرف واپس چلے آئیں گے۔ پس ایسے [illegible] دنیا میں بھیجو جن کے ساتھ تمہارا پیار، تمہارا تعلق ان کے ایمان کو تقویت عطا کر چکا ہو، ان کے ایمان کو مستقل بنا چکا ہو۔ پھر ان سے (دعوت الی اللہ) کا کام لو۔ پھر دیکھو کس طرح اللہ تعالیٰ ہر طرف زندگی عطا کرتا ہے اور مُردوں میں سے زندگی نکالتا ہے۔

(از خطبہ 17۔ ستمبر 1993ء)

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

منگل 2۔ ستمبر 1997ء

12-00 رات۔ اردو کلاس
1-00 تعلیم دین حق۔ روحانی خزائن
2-00 ہومیو پیتھی کلاس حضرت صاحب کے ساتھ۔
3-00 نارویجین زبان سیکھئے۔
4-05 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
4-30 چلڈرنز کارنر۔ حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات۔
5-00 لقاء مع العرب۔
6-00 سپورٹس۔ دوسرا النور، باسکٹ بال ٹورنامنٹ حبیب بینک بمقابلہ فرینک۔
7-00 اردو کلاس۔
8-00 نارویجین زبان سیکھئے
9-00 ہومیو پیتھی کلاس حضرت صاحب کے ساتھ۔
10-05 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر۔ ملاقات حضرت صاحب کے ساتھ۔
11-00 پشتو پروگرام۔
12-00 تعلیم دین حق۔ روحانی خزائن۔
1-00 لقاء مع العرب۔
2-00 اردو کلاس۔
3-00 طبی معاملات۔ ماں اور بچہ کی صحت و نگہداشت میزبان۔ ڈاکٹر امتہ الرشید۔ مہمان۔ ڈاکٹر نصرت جہاں۔ حصہ پنجم
4-05 تلاوت۔ خبریں۔
4-30 فرنچ زبان سیکھئے۔
5-00 انڈونیشین پروگرام۔
6-00 بنگالی پروگرام۔
7-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔
8-00 لقاء مع العرب۔
9-00 نارویجین پروگرام۔
10-05 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر۔
11-00 جرمن سروس۔

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ عزیزہ انعم طاہرہ بنت مکرم حلیم احمد طاہر صاحب بعمر ساڑھے سات سال اور عزیزہ فائزہ طاہر بنت مکرم نسیم احمد طاہر صاحب بعمر 4 سال 11 ماہ نے کلام الٰہی پڑھ لیا ہے۔ دونوں بچیاں مکرم طاہر محمود صاحب دار الرحمت وسطی ربوہ کی پوتیاں اور محترم صوفی محمد ابراہیم صاحب سابق ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کی پڑپوتیاں ہیں۔ عزیزہ انعم طاہر مکرم غلام محمد لون صاحب (کشمیر) کی نواسی ہے اور عزیزہ فائزہ طاہر مکرم سلمان ورک صاحب (کراچی) کی نواسی ہے۔ بچیوں کی دینی اور دنیاوی اعلیٰ تعلیم کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

اعلان برائے امتحان وظائف

○ وظیفہ حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ اور وظیفہ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کا امتحان 10۔ اکتوبر بروز جمعہ صبح 9 بجے تا 12 بجے دفتر لجنہ اماء اللہ پاکستان میں ہو گا۔

(سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ پاکستان)

گلشن احمد نرسری

○ جیسا کہ احباب کو علم ہے کہ تزئین ربوہ کمیٹی کے زیر انتظام سومنگ پول اور جامعہ احمدیہ کے قریب گلشن احمد نرسری کی شاخوں میں اہل ربوہ کی سہولت کے لئے ہر قسم کے پودے تیار کئے جاتے ہیں۔ سایہ دار درختوں میں شیشم، اپیل، سفیدہ، نیم، بکائن، سرس، سکھ چین وغیرہ۔ پھلدار درختوں میں آم، انار، امرود، جامن، کنو وغیرہ۔ پھولدار درخت اور پودے از قسم گل مروا، رات کی رانی، چنبیلی، موتیا، گلاب وغیرہ اور چھتوں اور دیواروں کو زینت بخشنے والی بیلیں ارزاں نرخوں پر دستیاب ہیں۔

احباب کرام سے گذارش ہے کہ اس موسم برسات کی مہم میں بھرپور حصہ لیں اور گلشن احمد نرسری سے زیادہ سے زیادہ پودے حاصل کر کے اپنے اپنے گھروں، سڑکوں اور ماحول میں لگائیں۔ پھر ان کی نگہداشت کے لئے بھی منظم سکیم بنائیں۔ امید ہے آپ زیادہ سے زیادہ پودے لگا کر ربوہ کو سرسبز بنانے میں فعال کردار ادا کریں گے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : یکم ستمبر-1997ء
درجہ حرارت کم از کم 24 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 26 درجے سنٹی گریڈ

○ برطانیہ کی شہزادی ڈیانا پیرس میں اپنے دوست ڈوڈی سمیت کار کے حادثہ میں انتقال کر گئیں حادثہ میں کار کا ڈرائیور بھی ہلاک ہو گیا۔ تاہم محافظ بچ گیا۔ حادثہ تیز رفتاری کے باعث پیش آیا۔ ہسپتال میں ڈاکٹروں نے ان کی جان بچانے کی ہر ممکن کوشش کی لیکن وہ جانبر نہ ہو سکیں۔ حادثہ سے قبل فوٹو گرافر تصاویر اتارنے کے لئے موٹر سائیکلوں پر سوار ڈیانا کا تعاقب کر رہے تھے۔ جن سے بچنے کے لئے کار کی رفتار تیز کر دی گئی تو ڈرائیور کے قابو سے باہر ہو گئی۔ اور ایفل ٹاور کے قریبی سرنگ کی دیوار سے ٹکرا گئی۔ ڈیانا کے سینے سر اور ٹانگوں پر چوٹیں آئیں۔ ایک بازو ٹوٹ گیا۔ پھیپھڑے بری طرح متاثر ہوئے۔ ہسپتال میں اپریشن کے دوران دم توڑ گئیں۔

○ شہزادی ڈیانا کی موت کی خبر ملنے پر ان کے سابق شوہر شہزادہ چارلس اور ملکہ الزبتھ غم سے نڈھال ہو گئیں۔

○ پوری دنیا کے حکومتی سربراہوں نے شہزادی ڈیانا کی وفات پر تعزیتی پیغامات بھیجے ہیں۔ جنگ کے متاثرین اور بیماروں کے لئے ان کی خدمات قابل تحسین تھیں غم سے نڈھال برطانوی عوام روتے ہوئے سڑکوں پر نکل آئے۔ شہزادی ڈیانا کے دو بیٹے ہیں۔

○ صدر مملکت سردار فاروق احمد خان لغاری اور وزیر اعظم محمد نواز شریف نے شہزادی ڈیانا کی المناک وفات پر اظہار افسوس کرتے ہوئے برطانوی حکومت کو تعزیتی پیغامات ارسال کئے ہیں۔

○ صدر پاکستان سردار فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ امن و امان بہتر بنانے کے لئے تمام جماعتیں حکومت سے تعاون کریں۔ بھائی چارے کا فروغ وقت کی اہم ضرورت ہے۔ کالا باغ ڈیم سیاست کی بھینٹ چڑھایا جا رہا ہے۔ اب بھی وقت ہے کہ یہ مسئلہ حل کر لیا جائے۔

○ وزیر اعلیٰ شہباز شریف نے کہا ہے کہ سیلاب سے متاثرہ کاشتکاروں کو بلا سود قرضے دیئے جائیں گے آفت زدہ علاقوں سے سرکاری واجبات کی وصولی موخر کر دی جائے گی۔ نقصانات کا جائزہ لینے کے لئے کمیٹی قائم کر دی گئی ہے۔ متاثرین کو گھروں میں امداد فراہم کی جائے گی۔ سیلاب زدگان کی بحالی میں غفلت کرنے والے افسران کو برداشت نہیں کیا جائے گا۔ پانی خشک ہونے تک چین سے نہیں بیٹھوں گا۔

○ سیلاب سے ضلع جھنگ کا دو لاکھ پینتیس ہزار 756 ایکڑ رقبہ زیر آب آچکا ہے۔ 187 گاؤں سیلاب کی زد میں ہیں۔

○ وزیر داخلہ چوہدری شجاعت حسین نے ایف آئی اے کے 19 ایکٹ ختم کرنے کا اعلان کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ادارے کے اہلکاروں نے جعلی ویزوں اور تصویروں کی تبدیلی کر کے بڑی تعداد میں لوگوں کو امریکہ اور یورپ بھجوایا ہے۔ پی آئی اے کے مالی بحران کی ذمہ داری بھی اس پر عائد ہوتی ہے اصلاح نہ ہوئی تو امیگریشن اور پاسپورٹ کے شعبے الگ الگ کر دیئے جائیں گے۔ ماضی میں یہ ادارہ عوام کو ہراساں کرتا رہا ہے اور معزز عوام کو بے عزت کرنے کے لئے استعمال ہوتا رہا ہے۔

○ وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ بیروزگاری کی لعنت ختم کرنے کے لئے خود روزگار کی سکیمیں شروع کر رہے ہیں۔ محکموں میں اتنی آسامیاں خالی نہیں کہ تمام بے روزگاروں کو نوکریاں دی جا سکیں۔ کارکن صرف ایک سال تک ذاتی مفادات کو قومی مفادات پر قربان کر دیں۔ وزیر اعظم نے کارکنوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آصف زرداری اور ان کے حواریوں نے ملک کی جو حالت کر دی تھی اس پر قابو پانا مشکل تھا مگر ہم گھبرانے والے نہیں ہیں۔

○ حکومت پنجاب نے جس نئی تعلیمی پالیسی کا اعلان کیا ہے اس کے تحت پنجاب کی موجودہ شرح خواندگی کو جو 4ء 39 فیصد ہے 2002ء تک 70 فیصد تک پہنچا دیا جائے گا۔ سکولوں میں شرح داخلہ بڑھایا جائے گا خواتین کے لئے الگ یونیورسٹی قائم کی جائے گی۔ ہر ضلع میں تعلیم کے فروغ کے لئے تنظیم قائم کی جائے گی۔ کچی کلاسوں کے بچوں کو بھی رجسٹرڈ کیا جائے گا۔ پرائمری، مڈل سکولوں کو سٹاف کی بجائے فرنیچر مہیا کیا جائے گا۔ دینی مدرسوں میں جدید تعلیم دی جائے گی۔ پاکستان آرمی کی مدد سے سکولوں کا سروے کیا جائے گا۔ ایجوکیشن سول انجینئرنگ سیل ختم کر دیا جائے گا۔ امدادی کتب کی حوصلہ شکنی کی جائے گی۔ پنجاب میں 8757 سکول مینیجمنٹ کمیٹیاں قائم کی جائیں گی۔

○ ہائی کورٹ بہاولپور بنچ کے خلاف عدالت کے باہر جلوس نکالنے اور قابل اعتراض تقاریر کرنے پر چیف جسٹس ریاض احمد شیخ نے از خود نوٹس لیا ہے۔ وزیر اعظم نے اپنے دورہ بہاولپور کے دوران بعض افسر معطل کئے تھے۔ ہائی کورٹ بہاولپور بنچ نے وزیر اعظم کے احکامات معطل کر کے انہیں بحال کر دیا تھا۔ احتجاجی جلوس کی قیادت کرنے والے دو ارکان اسمبلی چوہدری سمیع اللہ اور افضل گل چوہدری کو توہین عدالت کے تحت اظہار وجوہ کے نوٹس جاری کر دیئے گئے ہیں۔ مظاہرین نے ججوں کا نام لے کر نعرے بازی کی تھی۔ چیف جسٹس نے کہا ہے کہ یہ سنگین نوعیت کا معاملہ ہے۔ جلوس میں شامل 150 دیگر افراد کو بھی توہین عدالت کے نوٹس جاری کر دیئے گئے ہیں۔

○ پاکستان سپریم کورٹ بار ایسوسی ایشن کی ایگزیکٹو نے اپنے اجلاس میں صدر اور حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ فوری طور پر ججوں کی تعداد میں کمی کا نوٹیفکیشن واپس لیں۔ ایسا قانون منظور کرائیں جس کے تحت ججوں کی تعداد چیف جسٹس صاحبان کے مشورہ سے مقرر کی جائے۔ ایگزیکٹو کمیٹی نے ایک قرارداد منظور کی کہ خصوصی عدالتوں کے قیام کا فیصلہ واپس لیا جائے۔

○ واپڈا نے بھی اپنے کارکنوں کو گولڈن ہینڈ شیک کی پیشکش کر دی ہے۔ پنشن اور کیموٹیشن کا حساب 30۔ ستمبر 97ء سے لگایا جائے گا۔ رضاکارانہ ریٹائرمنٹ کے خواہش مند 15۔ ستمبر تک درخواستیں جمع کروادیں۔

○ قائد حزب اختلاف محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ بھارت جارحیت کر رہا ہے۔ نواز شریف انہیں آم بھجوا رہے ہیں۔ حکومت کی خارجہ پالیسی قومی مفادات کے منافی ہے۔ پوری قوم پریشان اور تحریک شروع ہونے کی منتظر ہے۔ اب اسرائیل کو تسلیم کرنے کی باتیں ہو رہی ہیں۔

○ الجزائر میں 300 افراد کو قتل کر دیا گیا۔

○ کابل کے شمال میں طالبان اور مخالف افواج میں شدید جنگ جاری ہے۔

○ امریکی فوجی میدان جنگ میں بھی کمپیوٹر استعمال کریں گے۔ کمپیوٹر سپاہیوں کی پشت پر ہوں گے۔ اور میدان جنگ کی تازہ ترین صورت حال سے آگاہ رہیں گے۔

○ اسرائیلی حکومت نے اعلان کیا ہے کہ اسرائیل فلسطینی علاقے سے فوج واپس نہیں بلائے گا۔

○ مقبوضہ کشمیر میں جھڑپوں کے دوران 15 بھارتی فوجی ہلاک کر دیئے گئے ہیں۔ 24 گھنٹوں میں 8 مجاہدین بھی جام شہادت نوش کر گئے۔ بھارتی فوج نے 10 نہتے شہری بھی ہلاک کر دیئے ہیں۔

○ پاکستان امریکہ سے مزید دو لاکھ ٹن گندم خریدے گا۔

○ وزیر اعظم معائنہ اور عملدرآمد کمیشن نے مختلف وزارتوں اور محکموں میں وسیع پیمانے پر گھپلوں کی تحقیقات شروع کر دی ہے۔ جن محکموں کے خلاف تحقیقات ہو رہی ہے ان میں اوریسز فاؤنڈیشن اور سٹیٹ لائف انشورنس کارپوریشن شامل ہے۔

○ فیصل آباد میں ڈاکوؤں نے چوکیدار قتل کر کے 4 کلو سونا اور نقدی لوٹ لی ہے۔

○ زیڈ اے سلہری کو قائد اعظم اکیڈمی کا چیئرمین مقرر کر دیا گیا ہے۔

○ مسلم لیگ پارلیمانی پارٹی کا اجلاس وزیر اعظم محمد نواز شریف کی صدارت میں 4 گھنٹے تک جاری رہا جس میں ارکان کی اکثریت نے اس امر کا گلہ کیا کہ کارکنوں کو نظرانداز کیا جا رہا ہے۔ کوئی ان کا پرسان حال نہیں۔ نہ انتظامیہ ان کی بات سنتی ہے نہ وزراء انہیں گھاس ڈالتے ہیں۔ وزیر اعلیٰ سمیت بعض صوبائی حکومتوں کے نمائندین نے بیوروکریسی کو ہدایت کر رکھی ہے کہ ارکان قومی اسمبلی کی سفارش پر کوئی کام نہ کیا جائے۔ نواز شریف نے اپنے خطاب میں کہا کہ وزراء اعلیٰ کو پابند کروں گا کہ وہ ارکان کو ساتھ لے کر چلیں۔ اور ترقیاتی کاموں میں ارکان کی نمائندگی کے لئے وزیر خزانہ سرتاج عزیز کی سربراہی میں کمیٹی بنانے کا فیصلہ کیا ہے۔

احمدی احباب کیلئے خصوصی رعائت
سرمد جیولرز
پروپرائیٹرز: شہزاد اسلم - رضوان اسلم
دوکان نمبر 4 عمر مارکیٹ ذیلدار روڈ اچھرہ لاہور
فون رہائش 7582408

بہنوں کے پرزور اصرار پر مکمل
لیڈیز سروس
ہر قسم کے سادہ ڈیزائن، جاپانی سوٹ نیز
چائنہ کرنکل کے دوپٹے اور ان سلے برقعوں
کی بے شمار ورائٹی اب ہر کلر میں
(24 گھنٹے سروس) - اکبر احمد 32/4 دارالصدر غربی
حلقہ قمر ربوہ ملحقہ کوٹھی سر محمد ظفر اللہ خان صاحب
فون: 212866

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
شریف گولڈ سمتھ اقصیٰ روڈ ربوہ
فون دوکان: 212515 رہائش: 212300

اپنی رقم کا صحیح نعم البدل پلاٹ یا مکان کی صورت میں پائیے رابطہ کیلئے
کہکشاں پراپرٹی سنٹر نزد جلسہ گاہ جدید ربوہ
فون 211842

شیئرز و غیر ملکی کرنسی کی خرید و فروخت
کا با اعتماد ادارہ
ڈالر ریچ آفس
6-A/4 گیلری ریکس سٹی پلازہ ستیانہ روڈ فیصل آباد
فون دفتر: 730286
رہائش: 726524
موبائیل: 0300-661524
پروپرائیٹر ملک عبدالصمد